اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

The ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ۱؎

قیمت پیشگی
سالانہ ۵
ششماہی ۳
سہ ماہی
بیرون
بنام منیجر الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۹۶ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۲۱ ذالحجہ ۱۳۴۷ھ جلد ۱۶

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تحریک کی شاندار کامیابی

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲ جون کو عظیم الشان جلسے

مسلمانوں ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے افراد کے خوشکن اجتماع

اتحاد، اتفاق، رواداری اور خوش اخلاقی کے نظارے

اس سال بھی خدا تعالے کے فضل و کرم سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالی کی یہ مبارک تحریک کہ ۲ جون کو سارے ہندوستان میں جلسے منعقد کر کے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر لیکچر دیئے جائیں نہایت شاندار طور پر کامیاب ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اسوقت تک جو اطلاعیں پہنچ چکی ہیں اور جن میں سے کچھ اسی اخبار میں درج کی گئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسے نہایت کامیاب ہوئے۔ مسلم اور غیر مسلم معززین بہت بڑی تعداد میں شریک ہوئے اور مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم معززین نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ ان جلسوں کی اطلاعات انشاء اللہ آیندہ اخبار میں شائع ہوتی رہینگی +

مدینۃ المسیح

۲ جون کو قادیان میں جو جلسہ کیا گیا۔ اس کی مفصل روئداد اسی پرچہ میں درج ہے +

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالی نے باوجود ضعف اور کھانسی کی شکایت کے اس جلسہ میں دو گھنٹہ تقریر فرمائی مستورات کا جلسہ علیحدہ ہوا۔ جس میں خواتین نے تقریریں کیں +

بہت سے بیرونی مقامات پر ۲ جون کے قریب اصحاب ۲ جون کے جلسوں میں تقریر کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے +

بعض نوجوان عنقریب اعلیٰ درجہ پر مشاعرہ منعقد کرنے کے انتظامات کر رہے ہیں جسمیں باہر سے بھی مشہور شعراء بلانیکی تجویز ہے

چند روز سے سخت گرمی پڑ رہی ہے +

کلکتہ میں عظیم الشان جلسہ

ہندو مسلم معززین کی تقریریں

(تار بنام حضرت امام جماعت احمدیہ)

کلکتہ ۳ جون۔ جلسہ کے انعقاد میں عظیم الشان کامیابی ہوئی۔ ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ تمام مذاہب کے معززین شامل ہوئے۔ کئی مذاہب کے نمائندوں نے اُردو۔ انگریزی اور بنگالی میں تقریریں کیں۔ تقریریں مردوں کے علاوہ خواتین نے بھی کیں ۞ (سنتی محمد صادق)

بھاگلپور (بہار) میں کامیاب جلسہ

(تار بنام حضرت امام جماعت احمدیہ)

۳ جون۔ بھاگلپور۔ الحمد للہ ۲ جون کا جلسہ نہایت کامیاب ہوا (عبد الماجد)

اکھوڑا میں شاندار جلسہ

مسلم و غیر مسلم معززین کی تقریریں

(تار بنام الفضل)

مرووہ جلسہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ انسٹی ٹیوٹ ہال میں گذشتہ شب منعقد ہوا۔ ایک یورپین جنٹلمین مسٹر سی رایلن نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ مسٹر ترلوکیا ناتھ بھٹاچارجی۔ ایم اے چودھری مظفر الدین بی اے۔ مولوی عزیز الدین احمد مسلم مشنری۔ اور بہت سے دیگر اصحاب نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور امن قائم کرنے والی تعلیم کے متعلق لیکچر دئے۔ اور بتایا۔ کہ آپ نے کس طرح مذہبی آزادی۔ خدا کی وحدانیت مرد و عورت کے یکساں درجہ اور اعلیٰ اخلاق کو دنیا میں قائم کیا۔ جلسہ میں ہندو اور مسلمان حاضرین کی بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ ہال بالکل بھرا ہوا تھا۔ جلسہ قریباً پانچ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ۞ (عبد المالک)

چھرا میں بہت بڑا جلسہ

(بذریعہ تار بنام الفضل)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور حالات زندگی بیان کرنے کے لئے ایک جلسہ ۲ جون کو چھپرا ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا معزز ہندوؤں اور مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہوئی۔ جلسہ کی صدارت بابو ہزاری لال صاحب نے فرمائی۔ زین العابدین مولوی علی حسن صاحب۔ بابو دیادیو صاحب۔ بابو مدن موہن صاحب پلیڈر۔ بین بابو صاحب ہیڈ ماسٹر۔ ڈاکٹر محمود صاحب۔ مسٹر ریاست صاحب بیرسٹر اور مولوی حمید حسن صاحب نے لیکچر دئے اور نظیر صاحب نے نظم پڑھی ۞ (سید محمد ایوب)

موضع سٹھیالی ضلع گورداسپور میں جلسہ

گھوڑں کے تمام احمدی اور غیر احمدی شامل جلسہ ہوئے۔ پریذیڈنٹ جلسہ چودھری غلام احمد صاحب سفید پوش مقرر ہوئے۔ جنہوں نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے۔ پھر صوفی احمد شاہ صاحب مولوی فاضل اور ماسٹر نذیر خان صاحب برق نے تقریریں کیں۔ پھر پریذیڈنٹ صاحب نے آخری تقریر فرمائی۔ اور دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا ۞ (ماسٹر مولا بخش)

قصور میں مسلمانان شہر کا جلسہ

زیر صدارت خان غلام محی الدین صاحب وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی

جلسہ مسلمانان شہر کا بعد ۲ جون کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر ہوا۔ جس میں لالہ جگن ناتھ صاحب ایل ایل۔ بی وکیل قصور اور قاضی محمد عبد اللہ صاحب سابق مبلغ لنڈن نے تقریریں کیں۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی جلسہ بڑا بارونق ہوا ۞ شیخ سوداگر۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور

موضع بائل گنج ضلع منٹگمری میں جلسہ

(بذریعہ خط)

۲ جون ۱۹۲۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد عالی کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے کے لئے زیر صدارت جناب مولوی وزاب علی صاحب ہیڈ ماسٹر جلسہ منعقد ہوا۔ ہندو اصحاب بکثرت شامل جلسہ ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے تقریریں کیں۔ خاکسار۔ قاضی غلام نبی صاحب مدرس۔ منشی الٰہی بخش صاحب علوی اور مولانا مولوی محمد الدین صاحب امام مسجد۔ تقریریں بڑی دلچسپی سے سنی گئیں۔ خاصکر مولانا کی تقریر کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا ۞

خاکسار ڈاکٹر محمد اشرف بائل گنج ضلع منٹگمری ۞

بٹالہ میں کامیاب جلسہ

(بذریعہ خط)

۲ جون زیر انتظام انجمن احمدیہ بٹالہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی۔ سیرت۔ اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کے متعلق دو علیحدہ علیحدہ جلسے مردوں اور عورتوں کے منعقد کئے گئے۔ بفضلہ تعالیٰ جلسے نہایت کامیاب رہے۔

مردوں کے جلسہ میں (۱) سید فیض الحسن صاحب ہمدانی۔ ایم اے سیکرٹری انجمن امامیہ (۲) پنڈت امولک رام صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل بٹالہ (۳) بابو بہاری لال صاحب بیدی سیکرٹری ہندو سبھا بٹالہ (۴) شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان (۵) مسٹر تصدق صاحب بیگی (۶) مسٹر عبد المجید صاحب بی اے ادرز بٹالہ و پریذیڈنٹ سٹوڈنٹس یونین لاہور (۷) خان غلام اکبر خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس بٹالہ (۸) پنڈت جانن رام ایڈیشنل آریہ سبھا نے تقریریں کیں۔ اور ایسے جلسوں کو قومی منافرت کو روکنے اور بین الاقوام اتحاد پیدا کرنے کا عمدہ ذریعہ تسلیم کیا۔ ہم معزز صاحبان اور خصوصاً بابو گوروں سنگھ صاحب پریذیڈنٹ کانگریس کمیٹی بٹالہ کے شکرگذار ہیں۔ جنہوں نے اس جلسہ کی صدارت قبول فرما کر اپنے فرائض کو نہایت قابلیت سے سرانجام دیا۔ مسٹر عبد المجید صاحب بی اے ادرز پریذیڈنٹ سٹوڈنٹس یونین لاہور بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے ہمیں بہت فائدہ پہنچا ۞

خاکسار:۔ محمد عبد الرشید تاجر و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ ۞

موضع تلہ ضلع امرتسر میں جلسہ

(بذریعہ خط)

۲ جون ۵ بجے جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسلمان۔ عیسائی۔ ہندو۔ سکھ عیسائی شریک ہوئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سنائے گئے۔ سامعین پر اچھا اثر ہوا ۞ (سلطان محمد خان)

موضع مونگ میں جلسہ

(بذریعہ خط)

۲ جون ۱۹۲۹ء کو صبح آٹھ بجے جلسہ ہوا۔ جس میں چند ہندو صاحبان بھی شامل تھے۔ اور زیادہ مسلمان۔ جناب مولوی برکت علی صاحب ہیڈ ماسٹر نے سیرت نبوی پر اور خاکسار نے توحید باری تعالیٰ پر قریباً تین گھنٹے تک۔ زیر صدارت جناب ڈاکٹر نہال چند صاحب جو کہ ایک نہایت شریف ہندو ہیں۔ تقریریں کیں ۞

خاکسار سید حیدر شاہ۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ مونگ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۲۹ء

قادیان میں ۲ جون کا جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک تحریک کے ماتحت کہ ۲ جون ۱۹۲۹ء کو تمام ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں خاص شان اور بڑے اہتمام سے یہ تقریب منائی گئی جس میں نہ صرف احمدی بلکہ غیر احمدی اور ہندو۔ شریک ہوئے بلکہ ارد گرد کے دیہات کے مسلمان اور سکھ بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے ۔

یکم جون

جلسہ سے ایک دن قبل یعنی یکم جون کو جلوس کی ترتیب اور دیگر انتظامات کا تجربہ کرنے کے لئے چھ بجے شام کے قریب ایک مختصر سا جلوس ترتیب دیا گیا۔ جس نے نئی آبادی میں نعت خوانی کے ساتھ گشت کی ۔

جلسہ کی تیاری

اسی دن رات کو ایک طرف تو ہائی سکول کے سامنے کے میدان میں جلسہ گاہ بنائی گئی۔ جسے جھنڈیوں۔ قطعوں اور دیگر سامان آرائش سے سجایا گیا۔ اور دوسری طرف قصبہ میں جن راستوں پر سے جلوس نے گذرنا تھا۔ وہاں جھنڈیاں لگائی گئیں ۔

جلوس

۲ جون کی صبحکو جلسہ گاہ میں جلوس کی ترتیب دیگئی اور سات بجے کے قریب نہایت شان کے ساتھ جلوس نعت خوانی کرتا ہوا اور توحید کے نعرے لگاتا ہوا روانہ ہوا۔ جلوس کی ترتیب یہ تھی :-

ترتیب جلوس

سب سے آگے مدرسہ احمدیہ کے سکوٹس اپنی وردی میں تھے ان کے بعد حیدرآبادی طلباء کی ٹولی تھی۔ پھر مدرسہ احمدیہ کے دوسرے طلبا کا مجمع۔ اور ان کے بعد مدرسہ احمدیہ کے چھوٹے سکوٹس لڑکے تھے۔ ان پارٹیوں کے بعد قصبہ کے اصحاب کا گروپ تھا۔ جنہوں نے ایک امتیازی نشان سبز پٹکا کمر سے باندھا ہوا تھا۔ اور ان کے ہاتھوں میں نشان تھا جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم لقلم جلی لکھا ہوا تھا۔ انکے بعد سماٹری طلباء کی ٹولی تھی۔ جو بہت عمدہ لہجہ میں عربی نعتیں پڑھتے تھے۔ پھر موضع کھارا متصل قادیان کے اصحاب کا گروہ تھا جو پنجابی زبان کی نعتیں دیہاتی لے میں نہایت عمدگی سے پڑھتے تھے۔ ان کے بعد جامعہ احمدیہ کے طلبا کا گروپ تھا۔ اور پھر گیانی واحد حسین صاحب المعروف شیر سنگھ کی پارٹی تھی۔ جو مضافات کے مذہبی سکھوں پر مشتمل تھی۔ وہ اپنے ساتھ گرنتھ صاحب اور دوسری کتب سے اسلام اور بانی اسلام کے متعلق شلوک پڑھتے تھے۔ اس کے بعد طلبا ہائی سکول کے تین گروپ تھے۔ پھر محلہ دارالرحمت کے مردوں اور چھوٹے لڑکوں کی دو پارٹیاں تھیں۔ ان کے بعد اسی ترتیب سے محلہ دارالفضل کی پارٹیاں تھیں۔ پھر موضع ننگل متصل قادیان کے مسلمانوں کا جتھہ تھا جو پنجابی نعتیہ اشعار پڑھتا تھا۔ ان کے بعد پھر مدرسہ احمدیہ کے سکوٹس کی پارٹی تھی۔ اور سب سے آخر مسن اور عمر رسیدہ اصحاب کا مجمع تھا۔

جلوس کی روانگی

اس ترتیب سے جلوس جلسہ گاہ سے روانہ ہو کر حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی کوٹھی کے سامنے سے دارالعلوم کی سڑک پر آیا۔ اور پھر پرانے بازار سے گذرتا ہوا موٹروں کے اڈے کی طرف گیا۔ پھر ادھر سے چکر لگا کر احمدیہ چوک میں پہنچا۔ جہاں مردوں اور عورتوں کا بہت بڑا مجمع اس کا نظارہ دیکھنے کے انتظار میں تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک کی چھت پر کھڑے ہو کر تمام جلوس کا ملاحظہ فرمایا۔ اور جب تک تمام پارٹیاں چوک میں ٹھہر کر نعت خوانی کر کے روانہ نہ ہو گئیں۔ حضور دھوپ میں کھڑے دیکھتے رہے یہاں سے ہوتا ہوا جلوس جلسگاہ میں پہنچکر ختم ہوا ۔

تمام پارٹیاں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ٹھہر کر نعت خوانی کرتیں اور نعرے لگاتی رہیں۔ بکثرت ہندو مسلمان مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر سے جلوس دیکھنے کے لئے موجود تھیں اور کئی مقامات پر پانی کی سبیلیں لگائی گئی تھیں۔ ایک موقعہ پر شربت پلانے کا بھی انتظام تھا ۔

جلوس میں بڑے چھوٹے سب اصحاب نے شرکت کی۔ اور بڑے اخلاص اور محبت سے نعت خوانی میں شریک ہوئے ۔

جلسہ کا آغاز

جلوس کے خاتمہ پر زیر صدارت جناب صوفی غلام محمد صاحب بی اے جلسہ شروع ہوا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ۔ ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے طلباء نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے متعلق تقریریں کیں۔ یہ تقریریں عربی۔ اردو۔ انگریزی۔ بنگالی۔ فرنچ۔ مرہٹی۔ پشتو۔ اور ملایا زبانوں میں کی گئیں اور ۱۲ بجے اجلاس ختم ہوا ۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ۲ بجے زیر صدارت جناب ڈاکٹر غلام غوث صاحب شروع ہوا۔ جس میں مختلف اصحاب نے تقریریں کیں اور ساڑھے پانچ بجے نماز کے لئے جلسہ برخاست ہوا ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

عصر کی نماز کے بعد ۶ بجے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور تقریر شروع فرمائی۔ اس وقت بعض معزز مقامی ہندو بھی شریک جلسہ تھے۔ حضور نے اس تحریک کی مقبولیت اور اسکے نیک اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر دیگر مذاہب کے لوگ بھی اپنے اپنے بانیان مذاہب کے متعلق اس قسم کے جلسے کریں۔ تو ہماری جماعت بڑی خوشی اور شوق سے ان میں شریک ہوگی اور ہر طرح ایسے جلسوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے گی ۔

تمہیدی تقریر کے بعد حضور نے توحید باریتعالےٰ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اس پر زور۔ اور غیر مذاہب کے بارہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعامل پر دو گھنٹے تقریر فرمائی۔ اور آٹھ بجے شام جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے بعض بیرونی اصحاب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن میں اپنی جماعت کے علاوہ دوسرے معززین بھی تھے۔ چنانچہ جناب کشفی صاحب جو اسی ضلع کے موضع چک قاضیاں کے رہنے والے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی اور اصلاحی کاموں میں بہت دلچسپی لیتے اور سرگرمی سے کام کرتے ہیں تشریف لائے ۔

جلسگاہ میں برف آب کا انتظام سارے دن رہا۔ غیر مسلم اصحاب کے لئے ہندو پانی پلانے والے مقرر تھے ۔

خواتین کا جلسہ

خواتین کا جلسہ ہائی سکول کے ہال میں علیحدہ منعقد ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے وقت ان کے لئے جلسگاہ کے ساتھ نشست کا انتظام کر دیا گیا تھا اگرچہ وہ ناکافی ثابت ہوا ۔

رات کو چراغاں کیا گیا۔ اور مشاعرہ بھی ہوا ۔

منتظمین جلسہ سے گذارش

اگرچہ بفضل خدا یہ مبارک تقریب ہر لحاظ سے نہایت شان اور کامیابی کے ساتھ منائی گئی لیکن منتظمین سے یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خود تجویز کردہ پروگرام پر پوری طرح عمل پیرا نہ ہونا لوگوں کے لئے بہت تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔ اس کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے ۔

لوکل کمیٹی نے اس تقریب کے منانے کے لئے جس سرگرمی سے کام کیا۔ اور مقامی اصحاب نے اس کے اخراجات اور ضروری کاموں میں جس اخلاص سے حصہ لیا۔ اس کے لئے وہ قابل مبارکباد ہیں۔ باوجود اس کے کہ بہت سے مقامی اصحاب کو دیگر مقامات کے جلسوں میں تقریریں کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا پھر بھی مرکزی جلسہ نہایت شان کے ساتھ ہوا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

علم الدین کو سزا

مہاشہ راجپال کے قتل کے الزام میں جس مسلمان علم الدین نامی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اسے سشن جج لاہور نے دونوں مسلمان اسیسروں سے اختلاف کرتے ہوئے اور راجپال کے ملازموں کی شہادت پر اعتماد کر کے پھانسی کی سزا دیدی۔ واقعہ قتل کے بعد کارروائی جس رنگ میں ہوئی۔ اسکے لحاظ سے یہ فیصلہ خلاف توقع نہیں لیکن عدالتی بیانات اور پیش کردہ حالات کے لحاظ سے ضرور قابل حیرت ہے۔ ایک بہت آباد بازار میں دن دہاڑے قتل ہونا اور ایسی حالت میں قتل ہونا جبکہ مقتول کے دو ملازم اس چھوٹی سی دوکان میں موجود ہوں۔ مگر نہ تو مقتول کا شور مچانا اور نہ قاتل کا موقعہ پر گرفتار ہونا ایسی باتیں ہیں جن کا ضرور لحاظ ہونا چاہیئے تھا۔ ملزم ایک اٹھارہ سالہ نوجوان بتایا جاتا ہے۔ اس کا ان حالات میں جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس طرح حملہ کرنا کہ مقتول سانس بھی نہ لے سکے بہت کچھ قابل غور بات ہے +

معلوم ہوا ہے۔ ملزم کی طرف سے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دیا گیا ہے۔ اگر کوئی قابل قانون دان ملزم کی طرف سے پیروی کرنے والا ہو۔ تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ امور جنہیں ابتدائی عدالت نے قابل وقعت نہیں سمجھا نہ صرف انکی اہمیت ثابت کرے۔ بلکہ استغاثہ کی شہادت میں جو خامیاں ہیں ان کی طرف بھی توجہ دلا سکے +

اس تحریک سے ہماری یہ غرض نہیں کہ ہم ایک مجرم کی حمایت کر رہے ہیں بلکہ یہ ہے کہ کوئی بے گناہ مجرم نہ قرار پا جائے اور قانون نے کسی کی بریت ثابت کرنے کیلئے جو حقوق دیتے ہیں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے +

الفضل کا خاتم النبیین نمبر سولہ ہزار چھپا

الفضل کا خاتم النبیین نمبر پہلے دس ہزار چھاپنے کی تجویز تھی مگر جب اسکی خریداری بڑھنے لگی تو پندرہ ہزار چھپایا گیا۔ آخری دن احباب کے کچھ تار آگئے۔ جن میں دوبارہ مزید پرچے طلب کئے گئے تھے اس لئے احتیاطاً ایک ہزار اور چھپوایا گیا۔ اسوقت مطبع میں دو بنڈل کٹ چکے تھے۔ مشتہرین سے ہمارا وعدہ دس ہزار میں اشتہار چھاپنے کا تھا۔ اور اسی کے مطابق اجرتیں لی گئی تھیں لیکن ہم نے پندرہ ہزار میں انکے اشتہار چھاپے اور اس طرح پر انکے اشتہار و نیز اشاعت ۵ ہزار زائد کر دی گئی +

جن احباب نے فروخت کے بعد قیمت بھجوانے کا وعدہ فرمایا ہے امید ہے اپنا اپنا حساب جلد تر بیباق کر دینگے۔ کیونکہ خاص نمبر پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا اور اب ہم بل ادا کر رہے ہیں + (مینیجر)

اشارات

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲ جون کے ان جلسوں کی مخالفت کرتے ہوئے جن میں غیر مذاہب کے معزز اور مشہور اصحاب نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے متعلق خراج تحسین ادا کیا۔ لکھا +

"وہ قادیانی تحریک کا مقصد نہ اعمال شریعت سے بحث ہے نہ اخلاق پسندیدہ سے مطلب" لیکن ایسی مبارک تحریک میں روڑا اٹکانے والے مولانا اور ان کے کارکنوں کے اخلاق پسندیدہ کا جو نمونہ حال ہی میں اخبار زمیندار (۸ مئی) نے پیش کیا ہے۔ اسے دکھا کر ہم ناظرین سے پوچھنا چاہتے ہیں کیا ایسے اخلاق کے مالک لوگوں کو بھی اسبات کا حق حاصل ہے کہ خواہ مخواہ بلا ثبوت دوسروں کے اخلاق پر حملہ آور ہوں +

"زمیندار" نے "مکتوب مفتوح بخدمت حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری" ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں کتبخانہ ثنائیہ جس کے مالک مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں کے مینیجر کا ایک مکتوب درج کیا ہے۔ جو مینیجر صاحب نے ایک ایسے شخص کو جس سے انہوں نے کتابیں خریدی تھیں۔ اس کے مطالبہ قیمت کے جواب میں لکھا ہے۔ مکتوب یہ ہے:-

مکرمی بے لگام۔ تسلیم۔ تجھ کو شرم نہیں آتی۔ جب جانا۔ کہ روپیہ کس طرح وصول کروں۔ تو کہہ دیا۔ ٹائیٹل دوبارہ شمار کرو۔ ارے مطلب کے اندھے۔ میں تو پہلے ہی لکھ چکا تھا کہ کم ہیں۔ دیکھا۔ روپیہ کی وجہ سے درد اٹھی۔ تو کتنی جلدی ٹائیٹل بھیجے"

اس پر مضمون نگار صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو توجہ دلاتے ہوئے لکھا۔ "کیا مدبر شہیر اہل حدیث اور مالک کتبخانہ ثنائیہ جیسے سراپا اخلاق عالم دین کے متوسلین کی زبان ایسی ہی بازاری ہونی چاہیئے جیسی آپ کے مینیجر صاحب کی ہے"

لیکن مولوی صاحب نے ابھی تک اس بارے میں کچھ نہیں لکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے اخلاق کو ہی "اخلاق پسندیدہ" سمجھتے ہیں۔ اس صورت میں ہم اقرار کرنے کے لئے تیار ہیں کہ فی الواقعہ ہمیں ایسے "اخلاق پسندیدہ" سے کوئی مطلب نہیں +

"پیغام صلح" کی یہ وسیع حوصلگی قابل تعریف ہے کہ اس نے "الفضل" کا ایک مضمون اپنی ۲۸ مئی کی اشاعت میں صفحہ اول پر نقل کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس انتہا درجہ کی تنگدلی کا بھی ثبوت دیا۔ کہ "الفضل" کا حوالہ دینا گوارا نہیں کیا۔ کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ پیغام نے یہ مضمون الفضل کے سال گذشتہ کے خاتم النبیین نمبر سے نقل کیا ہے۔ اور خاتم النبیین نمبر سے اسے جو عداوت ہے۔ اس نے "الفضل" کا حوالہ دینے سے باز رکھا۔ یا یہ کہ چونکہ اس مضمون کو پیغام کے نزدیک "خاتم النبیین نمبر" سے کچھ بھی مناسبت نہ تھی۔ اور باوجود اس کے "اس امر کیطرف توجہ" دلانے کے کہ "آخر نام کو مضامین کے ساتھ کچھ تو مناسبت ہونی چاہیئے" الفضل نے توجہ نہ کی تھی پیغام نے یہ مضمون اپنے صفحات میں درج کرتے ہوئے اس لئے الفضل کا حوالہ نہ دیا۔ کہ اس مضمون کی اصل جگہ پیغام صلح ہی تھی۔ اور اسے "پیغام صلح" کے نام سے ہی درست اور صحیح مناسبت تھی۔

یا پھر ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے مضامین پڑھے بغیر یہ کہنے والے پیغام کے نزدیک کہ نام کو مضامین سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ اور اس بنا پر ہماری "دیانت و امانت" پر حملہ کرتے ہوئے "روشنی ڈالنے" کا مطالبہ کرنے والے پیغام کے نزدیک دیانت و امانت کا یہی تقاضا ہے۔ کہ دوسرے کی چیز پر قبضہ جما کر اسے اپنی قرار دے لے۔ اگر اسی کا نام امانت اور دیانت ہے اور یہی غیر مبایعین کی شان کے شایاں ہے تو انہیں مبارک ہو +

معلوم ہوتا ہے آریوں نے عہد کر لیا ہے کہ مہرشی دیانند جی نے جتنی باتیں انہیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔ ان سب کی خلاف ورزی کر کے رہیں گے۔ اس وقت ہم صرف ایک بات کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ لڑکے لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم ہے۔ مہرشی جی نے صاف طور پر حکم دیا ہے۔ کہ لڑکے اور لڑکیاں علیحدہ علیحدہ رکھے جائیں اور انہیں ایک جگہ اکٹھے ہونے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے تیسرے باب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے"

لیکن ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے۔ کہ مہرشی جی کے نام پر لاہور میں جو کالج ہے جس کا نام ڈی اے۔ وی کالج ہے۔ اسکے ہال میں ۲۵ مئی کو سٹوڈنٹ یونین کے زیر اہتمام لڑکے لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم کے سوال پر بحث ہوئی۔ پروفیسر دیوانچند شرما نے فرمایا "تعلیم کا مقصد انسانی تربیت ہے اور مشترکہ تعلیم کے بغیر یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر لڑکوں اور لڑکیوں کو اکٹھی تعلیم دیجائے تو قوم کی بنیاد زیادہ مستحکم ہو سکتی ہے۔ اور بہت سی خرابیوں سے نجات ہو جاتی ہے" (انقلاب ۲۳ مئی) — یہ خیالات بتا رہے ہیں کہ دوسری کئی باتوں کی طرح آریہ صاحبان لڑکے لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم کی ممانعت کی بھی کوئی پروا نہ کرینگے۔ اور اس طرح لڑکے لڑکیوں کی تعلیم میں خاص دلچسپی اور شوق پیدا کر کے "قوم کی بنیاد" خوب مستحکم بنا سکینگے +

کابل میں عبرتناک انقلاب

اظہار رنج

اس وقت کابل پر جو تباہی و بربادی کے دن آئے ہوئے ہیں۔ اور جو عبرتناک واقعات وہاں رونما ہو رہے ہیں۔ وہ ہر شخص اور خاص کر ہر مسلمان کے لئے نہایت ہی رنجدہ ہیں۔ کیونکہ ایک اسلام کی طرف منسوب ہونے والی۔ مسلمانوں کی قدر و منزلت میں اضافہ کرنے کا موجب بننے والی۔ مسلمانوں کا رعب اور اقتدار بڑھانے والی حکومت تباہی اور بربادی کے گڑھے میں گری ہوئی ہے۔ اور روز بروز نیچے کی طرف جا رہی ہے۔ سابق شاہ کابل امان اللہ خان کا اپنے ملک سے جان بچا کر بمشکل بھاگ نکلنا اس تباہی کو انتہا تک پہنچانے والی بات ہے جس سے ہر مسلمان کو صدمہ پہنچا ہے۔ اور ہمارے دل میں بھی درد پیدا ہوا ہے مگر خدا کے کاموں میں کون دخل دے سکتا اور اس کے لکھے ہوئے کو کون مٹا سکتا ہے۔ اس کی تقدیر پوری ہوئی۔ اور وہ انسان جو تھوڑا ہی عرصہ قبل بڑے کرّ و فر۔ بڑی شان و شوکت۔ بڑے رعب اور جلال کے ساتھ شاہانہ دبدبہ اور سطوت کی نمائش کرتا ہوا سرزمین ہند میں وارد ہوا تھا۔ اب اس حالت میں اسی ہندوستان میں پہنچا ہے۔ کہ اسے دیکھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی رحم آتا ہے۔

ناخوشگوار فرض کی ادائگی

ایسی حالت میں ان حالات اور واقعات کی تشریح اور تفصیل کرنا جن کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی قضا و قدر کو ایسا عبرتناک فیصلہ کرنا پڑا اور جن کا تقاضا یہی تھا۔ کہ ایسا ہو۔ کوئی خوش کن بات نہیں اور ہم اس ناخوشگوار فرض کی ادائگی کے لئے اس وقت تیار نہ تھے لیکن خدا تعالےٰ کی وہ مصلحت جس نے کابل کے ایسے حکمران خاندان کا عبرتناک انجام دنیا کو دکھا دیا۔ جس کی تین پشتوں نے پے بہ پے متعدد بے گناہ اور بے کس خدا کے بندوں کے خون سے صرف اس لئے اپنے ہاتھ رنگے کہ انہوں نے خدا کے ایک فرستادہ کو کیوں قبول کیا۔ اسی نے ہمارے اشد ترین مخالفوں کے ذریعہ ایسے سامان بھی پیدا کر دئے۔ کہ اس المناک داستان کا آخری ورق اُلٹنا سعید الفطرت انسانوں کے لئے باعث ہدایت اور مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو گیا۔

"زمیندار" کا نقش ثانی

بات یوں ہوئی۔ کہ "زمیندار" کے نقش ثانی "ٹوڈی" نے جو مودی ظفر علی نقاش کی جدت طبع کا تازہ نتیجہ ہے۔ اپنے ۳ مئی کے پرچہ میں ایک خاص مضمون لکھا۔ جس میں اول تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر دل کھول کر ہنسی اُڑائی۔ اور انہیں "بالکل غلط" قرار دیا۔ اس کے بعد احمدیوں کو غلط پیشگوئیاں کرنے والے قرار دیتے ہوئے جہلم کے ایک احمدی کی طرف منسوب کر کے ایک رویا درج کیا جس میں سابق شاہ کابل امان اللہ خان کے عبرتناک انجام کا ذکر تھا۔ اور پھر اس پر اپنے مخصوص انداز میں نکتہ چینی کی۔ اور یہاں تک لکھ دیا کہ "اگر غلام حیدر نہیں (جن کے رؤیا کا ذکر کیا گیا) بلکہ فرقہ احمدیہ کے پیر و مرشد موسیو مرزا بھی درخت میں الٹے لٹک کر ان (امان اللہ) کی شکست کے لئے دُعا کریں۔ تو کوئی نتیجہ نہ ہو گا"

شکست کے لئے دعا کرنے کی تو کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور نہ کسی نے کی لیکن خدا تعالےٰ کی قضا و قدر نے ایک طرف تو اس قسم کا اعلان کروایا۔ اور دوسری طرف معاً وہ کچھ دنیا کو دکھا دیا جس کے دیکھنے کا "ٹوڈی" مطالبہ کر رہا تھا۔ جسے خدا کے برگزیدہ سلسلہ کے جھوٹے ہونے کی علامت بتاتا تھا۔

ذیل میں ٹوڈی کا مذکورہ بالا مضمون لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے۔ جسے پڑھ کر ہر ایک حق پسند انسان کو ماننا پڑے گا۔ کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالفوں کے ہاتھوں کس طرح اس عظیم الشان نشان کی طرف حق پسند لوگوں کو متوجہ کرنے کے سامان پیدا کئے۔

ٹوڈی نے لکھا۔

"قادیانی ٹوڈی"

فرقہ مرزائیہ کے بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب نے جو پیشگوئیاں خاص طور پر وثوق بلکہ تحدی سے کی تھیں۔ وہ بالکل غلط ثابت ہوئیں مرزا صاحب کے خلیفہ اول کی توجیہات اور خلیفہ ثانی کی تاویلات آج تک ان پیشین گوئیوں کی صداقت ثابت کرنے سے قاصر رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ قاصر رہیں گی۔

چونکہ مرزائیوں کے نزدیک یہ بات از قبیل مسلمات ہے کہ مرزا صاحب کی یہ غلط پیشگوئیاں کسی طرح ان کے دعویٰ نبوت و مسیحیت پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ اس لئے ان کے مریدوں کو بھی پیشن گوئی کرنے کا شوق چرایا۔ اور اس دور میں تو یہ شوق کچھ ایسا عالمگیر ہو گیا ہے۔ کہ ہر مرزائی پیش گوئی کو معیار صداقت و دیانت و زہد و تقویٰ سمجھتا ہے۔ خواہ وہ غلط ہی کیوں نہ ہو چنانچہ حال ہی میں جہلم کے ایک مرزائی مسمی غلام حیدر نے وہاں کے بعض مسلمانوں کے سامنے یہ دعوے پیش کیا۔ کہ میری لوح ضمیر پر مستقبل کے واقعات اسی طرح لکھے ہوتے ہیں۔ جس طرح حالات ماضی میرے دماغ میں محفوظ ہیں۔ اور اپنے دعوے کے ثبوت میں ذیل کا واقعہ پیش کیا۔ بلکہ اسے لکھ کر جہلم کے مسلمانوں کے حوالہ کیا۔ اس پیشگوئی کی عبارت کے کھلے ہوئے لفظی اسقام جو قادیانی ادب ناآشنائی کا لازمی نتیجہ ہیں۔ درست کر دئے گئے ہیں۔ وہو ہذا:-

فمن اظلم ممن افترىٰ على الله الكذب۔

ایک دن شیخ فضل احمد نے مجھ سے کہا کہ افغانستان میں ہزار ۸۲ انسانوں کے قتل کی جو پیشگوئی مرزا صاحب نے کی ہے۔ وہ غلط ثابت ہو رہی ہے۔ اس سے میرے دل میں اضطراب پیدا ہوا۔ اور میں نے قادیان کی مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد خدا سے پوچھا کہ حضرت صاحب کی افغانستان والی پیشین گوئی کا کیا انجام ہو گا چنانچہ مجھے نماز ہی میں دکھایا گیا۔ کہ امان اللہ خان کو زمین میں دفن کر دیا گیا۔ اس کے بعد جب افواج امان اللہی کے کابل کے قریب پہنچ جانے کی خبر آئی۔ تو میں نے پھر نماز میں اللہ تعالےٰ سے دریافت کیا کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ جسے تو نے دفن کر دیا تھا۔ وہ تو کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ اور کابل کے نزدیک پہنچ گیا ہے اس پر مجھے دکھایا گیا۔ کہ ایک طرف امان اللہ خان کا لشکر ہے۔ اور دوسری طرف بچہ سقہ کی فوج۔ جنگ ہوتی ہے۔ امان اللہ خان ایک گڑھے میں گرتا ہے۔ اور اس کی تمام فوج قتل ہو جاتی ہے پس میں پیشین گوئی کرتا ہوں۔ کہ جنگ افغانستان کا یہی نتیجہ نکلے گا جو مجھے دکھایا گیا ہے۔ اگر یہ پیشین گوئی غلط ہو۔ تو مجھے ہمیشہ کاذب تصور کیا جائے۔ اور مجھ پر کسی امر میں اعتماد نہ کیا جائے۔

بقلم خود غلام حیدر احمدی قادیانی - ۷ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء

حقیقت یہ ہے۔ کہ قادیانی مرزائی اُٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے اسلامی سلطنتوں کی تباہی و بربادی کے لئے دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔ غلام حیدر صاحب بھی ان ہی لوگوں میں سے ہیں اس لئے ان کے اپنے خیال ہی متشکل ہو کر ان کے سامنے آ گئے۔

غلام حیدر صاحب نے کاذب ہونے کی صورت میں اپنے لئے جو سزا تجویز کی ہے۔ اسی سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ انہیں اپنی پیشین گوئی کے پورا ہونے کا یقین نہیں۔ کیونکہ انہیں اگر یقین ہوتا۔ تو وہ یوں کہتے۔ کہ پیشین گوئی کے غلط ہونے کی صورت میں میں مسجد قادیان میں کبھی قدم نہ رکھوں گا۔ جہاں اس قسم کے غلط مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ اور خدائے قادیان کو چھوڑ کر اپنی پیشانی کو ہمیشہ کے لئے خدائے کعبہ کی بارگاہ جلال میں سجدہ ریزی کے لئے وقف کر دوں گا۔

غلام حیدر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ شاہ امان اللہ خان کو خدا نے ایک خاص کام کی تکمیل کے لئے پیدا کیا ہے اس کا فضل بے پایاں خود ان کی حفاظت کرے گا۔ اگر ایسی حالت میں جبکہ مضافات کابل کے تمام قبائل ان کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے وہ یکہ و تنہا موٹر میں کابل سے قندھار پہنچ سکتے ہیں تو میدان جنگ میں بھی رب کعبہ ان کی مدد کرے گا۔ اور اگر غلام حیدر نہیں بلکہ فرقہ احمدیہ کے پیر و مرشد موسیو مرزا بھی درخت میں الٹے لٹک کر ان کی شکست کے لئے دعا کریں۔ تو کوئی نتیجہ نہ ہو گا۔ کیونکہ وہ مقاصد ابھی بر نہیں آئے۔ جن کی تکمیل کے لئے خدائے بزرگ و برتر نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اور جن میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ جہاد کی تعلیم کو مٹانے کے لئے جو پروپیگنڈا مرزائی کر رہے ہیں اسے باطل کیا جائے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت شہریار غازی اس سے قبل ایک مرتبہ مہم خوست کے زمانہ میں کر کے دکھا چکے ہیں۔

رویا کا مفہوم

قطع نظر اس تصرف سے جو "ٹوڈی" نے بقول خود رویا کے الفاظ

ہیں بظاہر اپنی شان ادبیت کے اظہار کے لئے لیکن دراصل اپنی بدنہادی سے مجبور ہو کر کیا۔ یہ صاف بات ہے کہ اس میں امان اللہ خان کو انجام دکھایا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ امان اللہ خان کامیاب نہیں ہوگا۔ اور موجودہ جنگ میں اسے ناکامی ہوگی۔

"زمیندار" کی تعلیاں

یہ اس وقت بتایا گیا۔ جب کہ امان اللہ خان کی کامیابی کے اخبار دں میں غلغلے بلند کئے جا رہے تھے۔ اور خاکسر ٹوڈی کا بڑا بھائی "زمیندار" بڑے طمطراق سے بڑی بڑی جلی سرخیاں جما کر لکھ رہا تھا "کابل کا محاصرہ شروع ہوگیا۔" "غداران اسلام جائے پناہ کی تلاش میں" (۱۸ اپریل)

"شہریار غازی کے قدوم میمنت لزوم غزنی میں" (۲۳ اپریل) "فتح غزنی کے چشم دید حالات" "قشون قاہرہ میں بیس ہزار مجاہدین کا اضافہ" "اعلیحضرت شہریار غازی کی فوج ظفر موج کی فاتحانہ یلغار" (۲۴ اپریل)

"تسخیر غزنی کی تصدیق" "اعلیحضرت ہنوز غزنی میں تشریف فرما ہیں" (۹ مئی)

"کابل میں سقہ شاہی کے آخری لمحے" (۴ مئی)

"کابل پر شہریار غازی کی یلغار" "شہر پناہ صرف چار میل کے فاصلہ پر" (۵ مئی) "قشون قاہرہ میں چودہ ہزار مجاہدین کا اضافہ" "بچہ سقہ کے گھر پر محمد غوث کا قبضہ" (۱۵ مئی)

یہ وہ چند ایک عنوان ہیں۔ جن کے ماتحت "زمیندار" نے "شاہ غازی" کی فتحمندی اور موجودہ حکمران کابل کی شکست اور ناکامی کا ذکر کیا

"زمیندار" کی افسانہ طرازیاں

ان کے علاوہ اس نے ایڈیٹوریل بھی لکھے اور دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ کابل کے فتح ہونے میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں اور وہ دن دور نہیں جب پھر کابل میں "امان اللہی" پرچم لہرائیگا چنانچہ ۵ اپریل کے زمیندار میں "اعلیحضرت شہریار غازی کا فاتحانہ اقدام" اور اعدائے بدنہاد کی افسانہ طرازیاں" کے دوہرے عنوان کے ماتحت جو مقالہ لکھا اس میں بیان کیا۔

"سقہ کی چند روزہ حکومت کا چراغ ٹمٹما رہا ہے اور کوئی دن میں ہم یہ نوید جانفزا سنیں گے کہ کابل کی بلندیوں پر پھر شاہ امان اللہ خان غازی کا پرچم خسروی لہرا رہا ہے۔"

اسی مضمون میں "زمیندار" نے "ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا" کے عنوان سے افسانہ سازی کو انتہا تک پہنچاتے ہوئے لکھا:۔

"افغانستان سے جو تازہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام قبائل جن کے پائے استقلال کو بچہ سقہ کے عارضی اقتدار نے متزلزل کر دیا تھا یکے بعد دیگرے شہریار غازی کی خدمت میں حاضر ہو کر طلبگار عفو ہو رہے ہیں اور عساکر شہریاری میں ہر روز مجاہدین کا اضافہ ہو رہا ہے ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ جاجی کے کمانڈر محمد غوث خان لشکر گراں کے ساتھ کابل پر مزار شریف کے راستے سے حملہ کریں گے ادھر جنرل نادر خان جو کل تک جمہوریت کے اصولوں پر ایک نئی سلطنت کے قیام کا خواب دیکھ رہے تھے ہوا کا رخ پھرتا دیکھ کر کابل پر چڑھائی کی تیاریاں کرتے ہوئے سنے جاتے ہیں اس طرح گویا بچہ سقہ اور اسکے اعیان و انصار پر تین جانب سے حملہ کیا جائیگا۔ اور یہ یقینی ہے۔ کہ اسے ان جرار فوجوں سے مقابلہ کرنیکی تاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ صرف اعلیحضرت کے ہم رکاب جو مجاہدین ہیں ان کی تعداد ایک لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ حالات و واقعات کے اس تغیر نے ان انگلو انڈین جرائد کو جو آج تک اعلیحضرت شہریار غازی کو سابق شاہ افغانستان اور بچہ سقہ کو شاہ حبیب اللہ لکھکر اعلیحضرت کے استعفا کو اپنا محبوب شیوہ بنا چکے ہیں اسقدر متاثر کیا ہے۔ اور انہیں اعلیحضرت کے خسروانہ اقتدار کی بحالی اس حد تک یقینی نظر آ رہی ہے۔ کہ اب شاہ امان اللہ کی گوش آشنا ترکیب ان کے استعمار پرستانہ مذاق پر گراں نہیں گزرتی۔ گویا وہ اس امر کا اعتراف کر رہے ہیں کہ قدرت نے افغانستان کی قبائے خسروی شاہ غازی کے قامت موزوں کیلئے ہی قطع کی ہے ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا"

اس کے علاوہ بھی بہت کچھ لکھا ہے جسے ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ اخذ کیا گیا ہے یہی اس امر کو ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے۔ کہ "زمیندار" کو ہوا کا رخ "ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا" اور "زمیندار" کو فرداً کے آئینہ میں جو کچھ نظر آ رہا تھا۔ وہ اس کے نزدیک کتنا صاف کتنا واضح اور کسقدر حقیقت پر مبنی تھا لیکن سراب سے بڑھ کر نہ نکلا۔

"زمیندار" کا ہدیہ عقیدت

"زمیندار" کو اپنی افسانہ طرازیوں پر اس درجہ وثوق اور یقین تھا کہ اس نے شہریار غازی کے حضور میں ہدیہ عقیدت" پیش کرنے کیلئے "زمیندار کا امان اللہ خان نمبر" تیار کرنا شروع کر دیا۔ اور اس وقت تک اسکی تیاری میں مصروف رہا جبتک شہریار غازی نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے بدنصیب ہندوستان کی بدنصیب زمین کو سرفراز نہ فرمایا۔

ذرا زمیندار کا وہ اعلان ملاحظہ ہو جو اس نے "امان اللہ خان نمبر" کے متعلق کیا۔ اور جو یہ ہے۔

"ہمارا عرصہ سے ارادہ تھا۔ کہ جب اعلیحضرت شہریار غازی ایدہ اللہ بنصرہ کابل میں جلوہ افروز ہو کر زیب دہ اورنگ جہانبانی ہوں اور مفسدان بدنہاد اپنے کیفر کردار کو پہنچیں تو اس موقع پر "زمیندار" کا ایک شاندار نمبر نکالا جائے انشاء اللہ ہماری اس آرزو کے پورا ہونیکی نیک ساعت قریب آ رہی ہے۔ اعلیحضرت کے قشون قاہرہ غزنی فتح کر چکے ہیں۔ غزنی سے کابل تک ساری سڑک وفادار قبائل کے قبضہ میں ہے۔ اور شہریار غازی کیلئے اب پایہ تخت کا رستہ بالکل صاف ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے توقع ہے۔ کہ امروز فردا میں رایات عساکر امان اللہی فضائے کابل میں لہراتے نظر آئینگے۔ انشاء اللہ اس تقریب پر زمیندار کا ایک ایسا جاذب نگاہ نمبر شائع کیا جائیگا۔ جو بصارت کے ساتھ بصیرت کی پذیرائی کا بھی کافی سامان مہیا کریگا۔ یہ نمبر ملک کے مشاہیر اہل قلم کے افکار عالیہ سے معمور ہوگا اور اسکی ضخامت موجودہ تقطیع کے ۳۲ صفحوں سے کم نہ ہوگی مشتہرین ابھی سے خط و کتابت کر کے اشتہارات کی جگہ مخصوص کرالیں اس نمبر کیلئے نہایت نادر تصاویر کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ (مہتمم "زمیندار") (۱۸ اپریل)

"زمیندار" کی آنکھوں پر پٹی

ان حوالجات سے جو "زمیندار" کے اپنے الفاظ میں اوپر نقل کئے گئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ "زمیندار" کے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی۔ کہ امان اللہ خان کو حکومت کابل سے محروم ہونا پڑیگا اور بصد حسرت و یاس اپنے ملک کو چھوڑ کر کسی اور ملک میں جان بچانے کیلئے بھاگنے کی ضرورت پیش آئیگی۔ یہی بات اس کی آنکھوں کیلئے جن سے احمدیت کی صداقت دکھانیوالا نور پہلے ہی کافور ہو چکا ہے پٹی بن گئی۔ اور اس نے بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیوں پر تمسخر اور استہزا کرتے ہوئے ایک ایسا رویا پیش کیا۔ جس کا پورا ہونا وہ قطعی ناممکن سمجھتا تھا۔ اس کے نزدیک تو ممکن تھا کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل آئے۔ وہ یہ تو تسلیم کر سکتا تھا کہ پانی جلانے اور آگ پیاس بجھانے کے خواص ظاہر کرنے لگے۔ وہ یقین رکھتا تھا کہ آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین چکنا چور ہو جائے لیکن یہ بات اس کے دل و دماغ کے کسی گوشہ میں بھی نہ آ سکتی تھی کہ امان اللہ خان تخت کابل حاصل کرنے میں ناکام رہے گا۔ حتیٰ کہ اپنے ملک میں ٹھہرنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہ ملیگی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب اس نے ایسی بات سنی جس سے امان اللہ خان کی ناکامی کا صاف طور پر پتہ لگتا تھا۔ تو اس نے ہنسی اور مذاق اڑانے کیلئے اسے شائع کیا۔ اس کے خلاف نہایت غیر شریفانہ پیمار کس کئے اور حوالہ یہ کہ حضرت جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کو مخاطب کر کے دعویٰ کیا۔ کہ وہ بھی زور لگالیں۔ امان اللہ کی قسمت میں کامیابی لکھی جا چکی ہے

دشمن کے ہاتھوں صداقت احمدیت کا سامان

مگر نادان نے یہ نہ سمجھا۔ وہ اپنے ہاتھوں سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا نشان مہیا کر رہا ہے۔ ادھر وہ لاہور میں بیٹھا یہ الفاظ لکھ رہا تھا کہ ادھر قندھار میں حالات میں انقلاب آ رہا تھا۔ اور شاہ غازی رخت سفر باندھنے میں مصروف تھے۔ حتیٰ کہ جب ۲۳ مئی کو "ٹوڈی" ان الفاظ کو لئے ہوئے منصہ شہود پر جلوہ افروز ہوا۔ تو اسی دن امان اللہ خان قندھار سے بھاگ کر چمن پہنچ گئے۔ اخبارات میں دیکھ لیا جائے چمن میں امان اللہ خان کے پہنچنے کی وہی تاریخ ہے۔ جو ٹوڈی کے شائع ہونیکی اس پر لکھی ہے اس طرح ایک نشان اور عظیم الشان دنیا کے سامنے آگیا۔ اب دنیا ایک طرف اس رویا کو رکھکر جو ٹوڈی نے شائع کیا اور دوسری طرف امان اللہ خان کے انجام کو دیکھ کر سمجھ سکتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام تو کیا۔ آپ کے ادنیٰ غلاموں کو بھی قبل از وقت ایسے ایسے تغیرات سے آگاہ کیا جاتا ہے جن تک کوئی انسانی عقل نہیں پہنچ سکتی۔ اور پھر وہ اس صفائی کے ساتھ پورے ہوتے ہیں۔ کہ کسی کو اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ اگر "ٹوڈی" اس رویا کو قبل از وقت شائع نہ کر دیتا۔ تو گو یہ واقعہ اب بھی کئی لحاظ سے بصیرت کا موجب تھا۔ لیکن ٹوڈی نے نہ صرف اس رویا کو شائع کر کے بلکہ اس پر بہت زور دے کر خود ایسی صورت پیدا کر دی۔ کہ اب جبکہ وہ صفائی کے ساتھ رونما ہو چکی ہے۔ کسی کو اس کے خلاف کچھ کہنے کا حق حاصل نہیں ہے

انٹرنس کا امتحان

اس سال تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی دسویں جماعت کا نتیجہ اس لحاظ سے بہت خوش کن ہے۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو بچوں نے امتحان پاس کیا یعنی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے صاحبزادے میاں مظفر احمد نے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادہ میاں ظفر احمد نے احباب یہ بھی سن کر خوش ہونگے کہ حضرت نواب محمد علیخان صاحب کے صاحبزادہ محمد احمد خان صاحب نے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ عبدالوہاب صاحب نے بھی پرائیویٹ طور پر امتحان پاس کیا۔ یادداشت کے طور پر یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے بھی اس سال پرائیویٹ امتحان پاس کیا ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

روحانی سزا سب سے سخت سزا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(فرمودہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۲۹ء)

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں ایک ایسے مضمون کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ایک مقدمہ کے دوران میں میرے سامنے آیا۔ کچھ عرصہ ہوا۔ قادیان کے بعض لوگوں نے ایک جھگڑے کی بناء پر جو دو تین آدمیوں میں ہوا۔ محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا ترک کر دیا۔ میں نے متواتر توجہ دلائی ہے کہ کسی آدمی سے لڑائی ہو جانے کی وجہ سے

خدا تعالےٰ کے ساتھ لڑائی

نہیں کرنی چاہیئے۔ مسجد میں نماز ادا کرنا خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ فرض ہے۔ اگر ایک مسجد میں کسی نماز پڑھنے والے یا امام سے بھی لڑائی ہو جائے۔ تو بھی کسی صورت میں جائز نہیں۔ کہ مسجد کی نماز ترک کر دی جائے۔ ہمارے بعض عزیز اور رشتہ دار ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن سے ملاقات کرنے میں بعض اوقات دقتیں ہوتی ہیں لیکن باوجود ان دقتوں کے ہم ان کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ پھر کیا یہ افسوس کی بات نہیں کہ رشتہ دار کی ملاقات کے لئے تو ہر قسم کی تکالیف برداشت کر لی جائیں۔ لیکن اپنے آقا اور پیدا کرنیوالے کی ملاقات کے لئے ذرا ذرا سی باتوں کو روک بنا لیا جائے۔ مسجد کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کا گھر

ہے۔ اور اس میں نماز ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ملاقات کے مترادف ہے۔ یہ کوئی شاعرانہ لطیفہ نہیں۔ بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کو خدا تعالےٰ کی ملاقات کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ پس جو شخص کسی انسان سے لڑ کر خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق قطع کر لے۔ اس سے زیادہ

اپنی جان کا دشمن

اور کون ہو سکتا ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی نے کہا ہے:۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

بندوں سے تو اس کی لڑائی ہو ہی گئی تھی۔ لیکن اس نے خدا سے بھی لڑائی کر لی ۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ یہاں انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ تھا۔ اس میں کسی مضمون کے لئے

حضرت خلیفہ اوّل رضؓ

نے انعام مقرر کیا ہوا تھا۔ اس جلسہ میں مختلف لوگوں نے مضمون پڑھے۔ حضرت خلیفہ اول نے جو اس وقت خلیفہ نہیں تھے۔ ایک شخص کو انعام دیدیا۔ اب جیسا کہ قاعدہ ہے کہ ایسے موقعہ پر لوگ مختلف قسم کی رائےزنی کرتے ہیں۔ کسی مجلس میں یہ بھی کہا گیا کہ انعام دینے کے متعلق مولوی صاحب نے فیصلہ صحیح نہیں کیا۔ جسے انعام دیا گیا۔ وہ اس کا اہل نہیں تھا۔ کسی شخص نے یہ باتیں میری طرف منسوب کر کے حضرت مولوی صاحب کے سامنے بیان کیں۔ جس سے قدرتی طور پر انہیں تکلیف ہوئی۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ آپ نے زبانی یا تحریراً مجھ سے دریافت فرمایا کہ سُنا ہے۔ آپ کو میرے فیصلہ پر اعتراض ہے۔ بتاؤ کیا فیصلہ ہونا چاہیئے تھا۔ میں نے اعتراض کیا ہی نہیں تھا۔ لیکن چونکہ میری طرف کسی نے منسوب کر دیا تھا اور حضرت مولوی صاحب نے فرمایا تھا۔ مجھے یہ اعتراض بہت بُرا لگا ہے۔ اور میری ناراضگی کا موجب ہوا ہے۔ ادہر آپ درس میں ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ جس شخص پر میں ناراض ہو جاؤں۔ وہ مجھ سے علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ میں نے دل میں کہا۔ یہ موقعہ میں اپنے متعلق نہیں آنے دونگا۔ اس لئے باوجودیکہ میں نے بوجہ بیمار ہونے کے کئی ماہ سے پڑھنا ترک کر رکھا تھا۔ کتاب لیکر پڑھنے کے لئے آپ کے پاس چلا گیا۔ آپ سمجھ گئے۔ بعد میں میں نے بتایا۔ مجھ پر یہ محض افترا تھا۔ میں نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔ اگر کوئی اور ہوتا۔ اور وہ ایسے موقع پر کہتا کہ میں اب پڑھوں گا ہی نہیں تو وہ اپنا نقصان آپ کر لیتا۔ اسی طرح جو شخص مسجد میں نماز ادا کرنا اس لئے ترک کرتا ہے۔ کہ امام سے اس کی لڑائی ہے۔ تو وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے۔ امام کو اس سے کیا۔ کہ کون اس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ اور کون نہیں پڑھتا۔ پس مسجد میں نماز نہ پڑھنا

اپنی جان سے دشمنی

ہے۔ خیر ان لوگوں نے معافی مانگ لی ہے۔ اور میں نے انہیں معاف بھی کر دیا ہے۔ لیکن ایک بات کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے ان میں سے ایک شخص نے کہا۔ اگر ہم پر ناراضگی ہے۔ تو ہمارا کوئی کیا کریگا۔ یہ ایک عام فقرہ ہے۔ جو ایسے مواقع پر سوچے سمجھے بغیر بول دیا جاتا ہے اور یہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ اس کی اہمیت لوگوں کی نظروں سے گر چکی ہے۔ اس کا استعمال اس کثرت سے ہونے لگا ہے کہ نہ تو کہنے والا اسے کوئی چیلنج سمجھتا ہے۔ اور نہ سننے والا۔ بلکہ یہ محض

اظہار ناراضگی کا ذریعہ

سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دراصل اس کے اندر بہت بڑی بات ہے۔ اور دینی معاملات میں تو اس کا استعمال بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ جسے اس کی عمومیت کے باوجود نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کہنا کہ کوئی ہمارا کیا بگاڑ لیگا۔ اس کے یہی معنے وہ لیتا ہے کہ کوئی ہمیں قید نہیں کر سکتا۔ ہماری جائداد ضبط نہیں کر سکتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قید کرنا یا ملک بدر کر دینا یا قتل کر دینا ہی سزائیں نہیں بلکہ اس سے سخت سزائیں بھی ہیں۔ میں آج

ایک سزا

کا ذکر کرتا ہوں۔ جو بظاہر ایک انعام معلوم ہوگا۔ لیکن دراصل بہت بڑی سزا تھی جسے دی گئی۔ وہ موت تک دکھ پاتا رہا۔ وہ سزا یہ تھی کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا۔ دعا کریں۔ ہمیں بہت سے مال و اموال ملیں۔ تا خوب صدقے کر سکیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور وہ شخص بہت مالدار ہو گیا۔ جب ایک شخص اس سے زکوٰۃ لینے کے لئے گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرض ہے تو اس نے کہا تمہیں کیا پتہ ہے ہم لوگوں کو کتنے تفکرات اور اخراجات ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے چندہ چندہ ہی کرتے ہو۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا آپ نے فرمایا۔ آیندہ اس سے زکوٰۃ کبھی نہ لی جائے۔ اب اگر وہ شخص اس دل و دماغ کا ہوتا۔ جو اس شخص کا تھا جس نے کہا۔ ہمارا کوئی کیا بگاڑ لیگا۔ تو ممکن ہے وہ یہی سمجھتا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ لیکن اس کے اندر چونکہ

نیکی اور تقوےٰ کا مادہ

باقی تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے محسوس کیا۔ کہ اس نے غلطی کی ہے۔ اس پر اس نے جا کر کہا۔ مجھے کوئی اور سزا دے دی جائے۔ لیکن زکوٰۃ مجھ سے لی جایا کرے۔ لیکن اس کی یہ درخواست قبول نہ ہوئی۔ وہ بار بار آتا۔ اور یہی درخواست کرتا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار فرماتے۔ اور وہ روتا ہوا گھر لوٹ جاتا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے۔ اور حضرت ابوبکر رضؓ خلیفہ ہوئے تو جہاں اور مسلمانوں کو صدمہ ہوا۔ اسے بھی ہوا۔ لیکن اسے ایک خوشی کی جھلک بھی نظر آئی کہ شاید اب میرے لئے توبہ کا دروازہ کھل جائے۔ اس نے بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کا بڑا گلہ ساتھ لیا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ فلاں شخص زکوٰۃ لے کر آیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جس کی زکوٰۃ خدا کے رسول نے رد کر دی۔ میں اس کی زکوٰۃ کس طرح قبول کر سکتا ہوں۔ پھر وہ گلہ اپنے گھر لے جا رہا تھا۔ اور ساتھ روتا بھی جاتا تھا کہ میری توبہ اب بھی قبول نہ ہوئی۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وقت آیا تو اس نے پھر مال جمع کیا۔ اور حضرت عمر رضؓ کے دروازہ پر حاضر ہو کر کہلا بھیجا۔ فلاں شخص زکوٰۃ لے کر آیا ہے۔ آپ نے جواب دیا جس زکوٰۃ کو خدا کے رسول اور اس کے خلیفہ نے قبول نہیں کیا۔ اسے عمر کیسے لے سکتا ہے۔ پھر وہ مال لے کر گھر چلا گیا۔ اور رنج سے روتا گیا۔ لیکن اس کا کوئی فائدہ اسے نہ ہوا۔ تو یہ بھی ایک سزا تھی۔ جسمانی طور پر تو اسے انعام سمجھا

جائے گا۔ لیکن

روحانی سلسلہ

میں سخت سزا ہے۔ گورنمنٹ اگر کسی کو ٹیکس معاف کر دے۔ تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ کہ انعام مل گیا۔ مگر جس کے دل میں ایمان ہو۔ اسے اگر خدمت دین یا قربانی سے روک دیا جائے تو یہ بہت بڑی سزا ہے۔ یہی شخص چاہتا تھا۔ کہ اس سے مال لے لیا جائے اور کوئی اور سزا دیدی جائے۔ لیکن خدا کے رسول نے اسے منظور نہ کیا۔ اور وہ شخص عمر بھر اضطراب میں مبتلا رہا۔

قرآن کریم میں

ایک اور سزا

کا بھی ذکر ہے۔ کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہوئے۔ ان کو یہ سزا دی گئی۔ کہ آئندہ انہیں کسی جنگ میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ اب دنیادی نقطہ نگاہ سے تو یہ بہت اچھی بات تھی۔ کون شخص جان دینا پسند کرتا ہے لیکن ان کے لئے یہ بہت سخت سزا تھی۔ شریعت دین کی راہ میں جان دینے کو انعام قرار دیتی ہے۔ جس سے وہ محروم کر دیئے گئے تھے۔ اور اس طرح وہ ایک عظیم الشان انعام سے محروم ہو گئے۔ جہاں دین اور خدا کا تعلق ہو۔ وہاں قربانی سزا نہیں۔ بلکہ انعام ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کیلئے بیٹے کو ذبح کرنا سزا نہ تھی بلکہ ایک

عظیم الشان انعام

تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا تعالٰے نے فرمایا۔ جس طرح آسمان کے ستارے نہیں گنے جا سکتے اسی طرح تیری اولاد بھی نہیں گنی جائے گی۔ تو دینی سلسلوں میں مار پیٹ کوئی سزا نہیں۔ یہ تو محض دوسروں کو تنبیہ ہوتی ہے۔ جن کے اندر ایمان ہو۔ ان کے لئے یہ سزا کافی ہے۔ کہ جاؤ تمہیں آئندہ

قربانی کا موقعہ

نہیں دینگے۔ ایک صحابی ایک جنگ میں شامل نہ ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ سزا دی۔ کہ کوئی شخص ان سے بات نہ کرے اب بظاہر یہ سزا نہیں دنیا میں اور بہت بڑے بڑے لوگ موجود تھے جو ان کی عزت کے لئے تیار تھے غسان کے بادشاہ نے انہیں خط لکھا۔ تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ ہم تمہاری بہت عزت کرینگے۔ وہ صحابی بیان کرتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا یہ شیطان کا حملہ ہے۔ میں نے سفیر کو اپنے ساتھ لیا اور بادشاہ کا خط ایک جلتے ہوئے تنور میں ڈال کر کہا۔ اس کا یہ جواب ہے۔ آخر خدا تعالٰے کے حضور ان کی گریہ وزاری سنی گئی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی معافی کا اعلان کرا دیا۔ وہ بڑے مالدار آدمی تھے۔ اور اسی لئے وہ جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ کیونکہ انہوں نے خیال کیا۔ سامان کی کمی نہیں پیچھے چل کر بھی شامل ہو سکوں گا۔ جب ان کو معافی کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنا

سارا مال خدا کے رستہ میں

دیدیا۔ حتی کہ جو شخص یہ خوشخبری ان تک لایا۔ اسے قرض لے کر انعام دیا۔ کیونکہ اب وہ اپنے آپ کو اپنے مال کا مالک نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ خدا کی راہ میں دے چکے تھے۔ تو سزا نقطہ نگاہ کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے۔ ہمارے پاس کوئی سیاست نہیں گو کسی کو دنیادی سزا دے سکیں لیکن جس کے اندر ایمان ہے۔ وہ دنیادی سزا کو کیا سمجھتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں پر سخت مظالم کئے جاتے۔ اور انہیں سخت دنیادی سزائیں دی جاتی تھیں۔ عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر انہیں ہلاک کر دیا جاتا تھا ایک پیر ایک اونٹ سے اور دوسرا دوسرے سے باندھ کر انہیں چیر دیا جاتا تھا تپتی ریت پر لٹا کر ان کے سینوں پر پتھر رکھ دیئے جاتے تھے۔ ذرا غور کرو۔ یہ کس قدر

سنگین سزائیں

تھیں۔ آج کل ہمارے سروں پر اگر سائبان نہ ہوں تو ہم نماز نہیں ادا کر سکتے۔ لیکن انہیں مکہ جیسی گرم جگہ میں ننگا کر کے تپتی ریت پر لٹا کر اوپر پتھر رکھ دیئے جاتے تھے۔ ان کے پاؤں میں رسے باندھ کر انہیں گھسیٹا جاتا تھا۔ وہ ان سزاؤں کی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کا نہ بولنا ان کے لئے اس قدر بڑی سزا تھی۔ کہ قرآن کریم میں ان کی حالت اس طرح بیان کی گئی ہے۔ ضاقت علیہم الارض بما رحبت۔ زمین باوجود فراخ ہونے کے ان کے لئے تنگ ہو گئی۔ بادشاہ انہیں تختوں پر اپنے ساتھ بٹھانے کو تیار تھے۔ لیکن وہ اسے انعام نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ سزا جانتے تھے تو سزا نقطہ نگاہ کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ مومن کبھی نہیں کہتا۔ کہ ہمارا کیا بگاڑ لیا جائے گا۔ سزا دینے کی جو طاقت ہمیں ہے وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تھی۔ پھر یہ فقرہ کوئی ان کے متعلق بھی کہہ سکتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ میں بیشک اختیارات حاصل ہو گئے تھے۔ لیکن مکہ میں دنیوی اختیارات کے لحاظ سے آپ کی پوزیشن وہی تھی۔ جو حضرت مسیح موعود کی یا ہماری ہے۔ پھر آپ کے متعلق بھی کوئی کہہ سکتا تھا۔ ہمارا کیا بگاڑ لیا گیا لیکن نہیں۔ صحابہ سمجھتے تھے یہ جو کچھ بگاڑینگے وہ کوئی اور نہیں بگاڑے گا۔ جس سے محبت ہو۔ اس کی ناراضگی

بہت بڑی سزا

ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ اگر تمہیں اپنے وطن۔ مال عزیز واقارب خدا سے زیادہ پیارے ہیں۔ تو سمجھ لو۔ تم میں ایمان نہیں تو جہاں محبت ہو۔ وہاں ناراضگی یا قربانی سے روک دینا ہی بڑی سزا ہوتی ہے۔ یہ کہہ دینا کہ جو سلسلہ سے نکل جاتے ہیں یا مخالف ہو جاتے ہیں ان کا کیا بگاڑ لیا جاتا ہے۔ جہالت کی بات ہے۔ خدا تعالٰے کی سزائیں ظاہری نہیں ہوتیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عبداللہ بن ابی ابن سلول کو کیا سزا دی گئی۔ حالانکہ اس وقت حکومت تھی۔ سلطنت تھی۔ دبدبہ تھا مگر خدا کی مصلحت یہی تھی۔ کہ اسے ظاہری سزا سے بچایا جائے اگر آج بھی کسی کو وہ روحانی کان حاصل ہوں۔ جو خدا تعالٰے کے مقرب لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ تو وہ آج بھی عبداللہ بن ابی کی یہ آواز سن سکتا ہے۔ کہ کاش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سزا دے لیتے۔ تا میں دوسری زندگی کی سزا سے بچ سکتا۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ وہ دنیا میں سزا سے بچ گیا تھا۔ مگر نہیں۔

حقیقی انعام اور سزا

تو اگلے جہان میں ہوتی ہے۔ یہاں کا کیا ہے۔ دنیادی انعاموں کا اگر سوال ہو۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا مل گیا۔ آخری عمر میں آپ عرب کے بادشاہ ہو گئے تھے۔ لیکن یہ کونسا بڑا انعام تھا۔ آج دنیا میں خدا کے منکر اس سے بہت بڑی حکومتوں کے مالک ہیں۔ اصل انعام خدا کے قرب اور اس کی نصرت کا نام ہے۔ اور وہ ہی متمثل ہو کر اگلے جہاں میں ملتا ہے اگر اسے مدنظر نہ رکھا جائے۔ تو کچھ بھی نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو

خدا تعالٰے کا قرب

حاصل ہوا۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کی تمام بادشاہتیں ہیچ ہیں اگر اس کا ہزارواں حصہ بھی کسی عارف کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ ساری دنیا کی بادشاہت کو اس کے لئے لات مار دینے پر تیار ہو جائے گا۔ اور اسے جوتی کی نوک سے ٹھکرا دیگا۔ مگر یہ امر بینائی سے تعلق رکھتا ہے جسے بصیرت ہی حاصل نہیں وہ اسے کیا سمجھ سکتا ہے۔ یہ مستری جو میری مخالفت کرتے ہیں انہیں بھی سزا مل رہی ہے۔ اور وہ

جھوٹ کی سزا

ہے۔ ان کے اخبار کا کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھو۔ جھوٹ اور افتراء سے بھرا ہوا ہوگا۔ ظاہر میں تو بیشک انہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ ان کی انجمنیں بن گئیں۔ انہوں نے اخبار بھی نکال لیا۔ ان کی مشینیں بھی زیادہ بکنے لگ گئیں۔ جو شخص جھوٹ کو برا نہیں سمجھتا۔ وہ بیشک ان باتوں کو انعام سمجھیگا۔ لیکن جسکے نزدیک سچائی کوئی چیز ہے۔ وہ جانتا ہے۔ یہ ایک

نہائت ہی سنگین سزا

ہے۔ جو ان کے حصہ میں آئی ہے۔ حق کی مخالفت سے انسان کے اندر سے صداقت مٹ جاتی ہے۔ سچائی جاتی رہتی ہے۔ تقوٰے برباد ہو جاتا ہے ایسا انسان خدا تعالٰے کے قرب سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اسے اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالٰے نے عزت کو ہمارے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ یعنی یا تو ہماری جماعت کے لوگ عزت پاتے ہیں۔ اور یا پھر ہماری مخالفت کرنیوالے آج دیکھ لو۔ بعض وہ مولوی جنہیں کوئی جانتا تک نہ تھا۔ آج بڑے بڑے علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ محض اس وجہ سے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت جی بھر کر کی مولوی ثناء اللہ صاحب اگر آپ کی مخالفت نہ کرتے تو اتنی شہرت نہ حاصل کر سکتے اب اگر کوئی کہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کر کے انہیں حقیقی عزت ملی۔ تو وہ نادان ہے۔ انہیں جو عزت ملی ہے۔ اسے وہ خود بھی اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ چاہے وہ زبان سے اقرار کریں یا نہ کریں جب وہ اسی انسان کی

دن دونی اور رات چوگنی ترقی

اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ جس کے متعلق وہ کہتے تھے۔ کہ ہم اسے مٹا ڈالیں گے۔ اور برباد کر دیں گے۔ تو کس قدر سوزش ان کے دلوں میں پیدا ہوتی ہو گی۔ پھر میرے مخالفوں کو ہی دیکھ لو۔ خواہ لاہور والے ہوں یا قادیان والے۔ مجھ پر انہوں نے خطرناک سے خطرناک افترا کئے۔ بے حد جھوٹ باندھے۔ مگر کیا میرے ہاتھ پر

بیعت کرنیوالوں کی تعداد

کم ہو گئی یا زیادہ اس مخالفت کے باوجود میری ترقی کیا ان کے لئے سزا نہیں۔ خصوصاً پچھلے سال سے جب کہ مخالفت پورے زور کے ساتھ شروع کی گئی۔ اس سال میں اس قدر تعلیم یافتہ اور معززین نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ کہ ان کی تعداد پچھلے چار سال کی تعداد سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ تعداد تو شاید اتنی ہی ہو جتنی گذشتہ سالوں میں رہی۔ لیکن قابلیت اور رتبہ کے لحاظ سے اس سال کی تعداد زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ میں کوئی عیب مطلقاً ہے نہیں۔ لیکن یہ لوگ جتنا میرے خلاف زور لگاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مجھے اتنی ہی زیادہ ترقی دیتا ہے۔ ان کی غرض تو اس تمام فتنہ خیزی سے یہ ہے۔ کہ لوگ مجھے چھوڑ دیں۔ لیکن کیا یہ تعجب نہیں۔ کہ اگر ان کی کوشش سے کوئی ایک نکلا ہے۔ تو اس سے بہت زیادہ بہتر سو کو خدا تعالیٰ نے جماعت میں داخل کر دیا ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ترقی کے ذرائع ہی اصل عزت کی چیزیں ہیں۔ ایک دفعہ ایک

فتنہ پیدا کرنیوالی بات

کے متعلق مجھے بہت افسوس ہوا۔ اس پر میں نے کہا کہ آج میں چارپائی پر نہیں سوؤں گا۔ بلکہ زمین پر ہی رات گذاروں گا۔ رات کو خواب میں میں نے رحمت الٰہی کو عورت کی صورت میں متمثل شدہ دیکھا۔ جو ماں کی سی محبت کے ساتھ پتلی سی چھڑی سے مجھے مار کر کہہ رہی تھی اٹھ چارپائی پر سو۔ مجھے اس قدر سرور ہوا۔ کہ میں لیٹے لیٹے ہی کود کر چارپائی پر چلا گیا۔ اور میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ خدا کی طرف سے تنبیہ ہے۔ کہ ایسی باتوں کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ دنیا کی سزائیں تو بسا اوقات

لذت و سرور

پیدا کرتی ہیں۔ میں تو کہتا ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ نے بری دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا۔ تو مومن دعائیں مانگتے۔ کہ خدایا ہمارے مخالف اور زیادہ کر۔ کہ تیرے رستہ میں ہم اور بھی زیادہ تکالیف اٹھائیں۔ دنیا کی مخالفت کیا ہے۔ اصل چیز تو

خدا تعالیٰ کی رضا

ہے۔ غرض جسے یہ حاصل ہو جائے۔ سمجھو کہ کامیاب ہو گیا۔ اور جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اس سے بڑھ کر ناکام کوئی نہیں پس یہ خیال غلط ہے۔ کہ ہمارا کوئی کیا بگاڑ لے گا۔ روحانی سلسلوں میں تلوار نہیں ہوتی۔ جبر نہیں ہوتا۔ مگر سزا اتر رہی ہے۔ وہ جو میری مخالفت پر کمربستہ ہوئے ہیں۔ اگر آج نہیں۔ تو کل دنیا ان کا انجام دیکھیگی ۞

میں نے بہت دفعہ بیان کیا ہے کہ قادیان میں بھی

سست لوگ

پیدا ہو گئے ہیں۔ میرے پچھلے خطبات نکال کر دیکھ لو۔ میں نے صاف طور پر ان کا ذکر کیا ہے۔ اور اب بھی میں کہتا ہوں کہ ایسے لوگ یا تو بالکل علیحدہ ہو جائیں گے۔ یا ان کے ایمان درست ہو جائینگے تب

خدا تعالیٰ کی قدرت

خاص طور پر ظاہر ہو گی۔ یہ عارضی باتیں ہیں۔ جو جلد مٹ جائینگی اور گالیاں دینے والوں کو کوئی یاد بھی نہیں کریگا۔ لیکن اس لحاظ سے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ ہوں اور مجھ سے خدا تعالیٰ نے اسلام کی خدمت لی ہے۔ میرا نام اس وقت بھی دنیا میں روشن ہو گا۔ جب یہ لوگ مٹ چکے ہوں گے جس طرح آج بعض لوگ حیران ہیں۔ کہ انہیں سزا کیوں نہیں ملتی۔ اگلے لوگ اس بات پر حیران ہوں گے۔ کہ یہ بھی کوئی وجود رکھتے تھے۔ اور ان کی بھی کوئی ہستی تھی۔ کہ ایسے ذلیل لوگوں کی طرف توجہ کی جاتی تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ انہیں ایسا ذلیل کرے گا اور ان کی ذلت کو ایسی بھیانک بنا کر دنیا کے سامنے پیش کریگا۔ کہ لوگ حیران رہ جائیں گے۔ کیا عبداللہ بن ابی بن سلول کا کوئی وجود ہے۔ صرف قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی کوئی ہستی تھی اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کی صداقت کا نشان ظاہر کرنے کے لئے اس کے نام کو قائم رکھا ہے۔ ورنہ اس کی اپنی ہستی کوئی نہیں۔ اسی طرح یہ ہیں۔ انہیں بھی خدا تعالیٰ ایسا

ذلیل و رسوا

کریگا۔ کہ ان کی اولادیں ان کی طرف منسوب ہونا بھی پسند نہیں کریگی۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو گا۔ میں خود کہتا ہوں۔ مگر تعلّی سے نہیں۔ کہ محض خدا کے فضل نے مجھے اس درجہ پر قائم کیا ہے۔ مجھے اس کی کبھی خواہش نہیں ہوئی۔ اور اب بھی میں اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے کاموں میں کسی کو دخل نہیں ۞

اخبار احمدیہ فلسطین و شام

علماء فلسطین و شام کو دعوت مناظرہ

چونکہ علماء لوگوں کو ہمارے پاس آنے سے ہر جائز و ناجائز طریقہ سے روکتے ہیں۔ اور کفر و زندقہ و الحاد وغیرہ الفاظ ہماری طرف منسوب کر کے انہیں ہم سے ڈراتے ہیں۔ لہذا جماعت احمدیہ فلسطین و شام نے ایک ٹریکٹ بعنوان دعوت الحق دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ جس میں مختصراً عقائد جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے انہیں تحریری مناظرہ کا چیلنج دیا ہے ۞

قصبات و دیہات میں احمدیت

قصبہ طول کرم سے ایک متعلم نوجوان برادرم خلیل زکریا تحریر فرماتے ہیں۔ میں مثل جمادات تھا۔ اور دوسرے لوگوں کی طرح خرافات کا قائل۔ لیکن اب جبکہ برادرم محمد عارف نے احمدیت سے آگاہ کیا۔ مجھ پر حقیقت ظاہر ہو گئی۔ لہذا اب میں بعد تحقیق و تدقیق احمد مسیح علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوا آپ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کرتا ہوں۔ اور میں ایمان رکھتا ہوں۔ کہ احمد المسیح الموعود اللہ تعالیٰ کے ایک نبی ہیں۔ جو شریعت غرّا کو ہر قسم کی بدعات سے پاک کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اسی طرح میں ان کے خلیفہ اول پر ایمان لاتا ہوا خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کرتا ہوں۔ میں ان کی ہر امر میں اطاعت کا عہد کرتا ہوں۔ اور طالب دعا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے منعم علیہ گروہ میں داخل فرمائے۔ آمین (۲) قضا جنین میں سانور گاؤں سے صادق یاسین الجرار (۳) اور مقیبلہ گاؤں سے برادرم قلیل اسعد سعید (۴) اور حیفا سے الحاج محمد طریقہ شاذلیہ سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے ۞

دمشق میں احمدیت

ایام زیر رپورٹ میں ایک شخص مسمی حسین قاو قجی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ گذشتہ لڑائی میں جو فرانسیسیوں اور شامیوں کے درمیان تین سال تک ہوتی رہی۔ انہوں نے بہت بڑا حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں تبلیغ حق کی توفیق عطا فرمائے ۞

داڑھی باعث اعزاز ہے نہ اہانت

امیر جماعت احمدیہ دمشق برادرم منیر الحصنی اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ چند روز کا عرصہ ہوا۔ جبکہ سب مدارس یوجہ سزا ایک بند تھے جامعہ طبیہ میں ذکور و اناث کے مدارس کے طلباء جمع ہوئے۔ جو تین ہزار کے قریب تھے۔ کچھ شہر کی دوسری تعلیم یافتہ خواتین بھی موجود تھیں۔ میرے سوا کسی کے داڑھی نہ تھی۔ اس اجتماع میں میں نے جو ۔۔ جن کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ اختتام اجتماع پر چند ۔۔ دروازہ پر کھڑی ہو گئیں۔ جب میں وہاں سے گذرا۔ تو انہوں نے کہا ۔ بارک اللہ فی هذه الطلعة وهذه اللحية الشقراء الجميلة۔ اللہ تعالیٰ اس چہرہ اور اس خوبصورت بھورے رنگ کی ڈاڑھی کو بابرکت بنائے۔ اس وقت مجھے خیال آیا۔ میں نے چونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضا حاصل کرنے کے لئے ڈاڑھی رکھی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ باعث اعزاز ہوئی نہ کہ اہانت۔ دوسرے دن کے اجتماع کے لئے میں نے ایک قصیدہ بھی لکھا۔ آیندہ انشاء اللہ عورتوں میں تبلیغ کا خاص طور پر خیال رکھیں گے۔ کیونکہ دمشق میں اخلاقی حالت روز بروز بدتر ہو رہی ہے

درخواست دعا

برادرم منیر آفندی کو چند دن افاقہ رہا۔ اب پھر بعض اوقات تھوک کے ساتھ خون بھی آتا ہے۔ اسی حالت میں وہ وکالت کے امتحان کی بھی تیاری کر رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت اور امتحان میں کامیابی کیلئے دعائی درخواست ہے۔ نیز برادرم محمد العطار اعصابی مرض میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ ان کی شفا کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں ۞

خاکسار:۔ جلال الدین شمس احمدی از حیفا فلسطین

ایک یورپین مسلم خاتون قادیان میں

لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے ایڈریس اور اس کا جواب

ناظرین کرام کو یہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ ہالینڈ سے ایک نومسلم خاتون تشریف لائی ہیں ۲۳ مئی کو لجنہ اماء اللہ قادیان نے انہیں ٹی پارٹی دی۔ اور انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے انگریزی میں تقریر کی۔ ذیل میں ایڈریس اور جوابی تقریر کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:-

ایڈریس

ہماری پیاری دینی بہن۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان خوشی کے گہرے اور مخلصانہ احساسات کے ساتھ آپ کو اپنے درمیان خوش آمدید کہتی ہیں۔ مغربی ممالک میں اشاعت اسلام کے متعلق جو سرگرمی اور جوش آپ سے ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اس کی خبریں ہمارے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوتی رہی ہیں۔ شہر ایمسٹرڈم میں آپ نے ہمارے مبلغین کے لیکچروں کا انتظام کر کے ان کی امداد فرمائی۔ خطوط اور مضامین کے ذریعہ آپ نے اس ملک کے اخبارات میں اسلام کی تائید میں سرگرمی سے کام کیا۔ آپ نے اپنے خرچ سے مفید رسالے چھاپ کر اپنے اہل وطن کو اسلام کے متعلق روشنی بہم پہنچائی۔ مرکز سلسلہ کے ساتھ آپ نے باقاعدہ خط وکتابت جاری رکھی۔ تاکہ جماعت احمدیہ کے مبارک امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طرف سے آپ کو ہدایات حاصل ہوتی رہیں۔

آپ کو خدا تعالےٰ نے یہ یگانہ عزت عطا کی۔ کہ آپ ملک ہالینڈ میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے میں سب سے اوّل ہیں۔ اور اہل ڈچ میں سے آپ پہلی فرد ہیں۔ جس نے ہزار ہا میل کا لمبا اور تکلیف دہ سفر برداشت کر کے سلسلہ احمدیہ کا مرکز آ کر دیکھا۔ ہمیں آپ کو مبارکباد دینی چاہئے۔ کہ آپ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے خود ایک شاہد بنی ہیں۔ وہ پیشگوئی جو اس الہام الٰہی میں درج ہے۔ کہ لوگ دنیا کے ہر حصہ سے قادیان میں آئینگے۔ پس آپ کو اپنے درمیان دیکھکر ہمیں بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اور ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ قادیان میں جو پاکیزہ زندگی کا بہشتی چشمہ اللہ تعالےٰ نے جاری کیا ہے۔ اس سے نہ صرف آپ ہی سیراب ہونگی۔ بلکہ ہماری لجنہ کے کاروبار میں بھی ایک گہری دلچسپی لینگی۔

اس وقت اتنا موقع نہیں۔ کہ ہم اس نازک کام کے متعلق پوری طرح بیان کر سکیں۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ بہت جلد آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا۔ تاہم اتنا کہنا چاہتی ہیں۔ کہ یہ کام درحقیقت بہت ہی مشکل کام ہے۔ سلسلہ کے بہت سے فرائض ادا کرنے میں حصہ لینے کے علاوہ ہمارا یہ بھی کام ہے۔ کہ آئندہ آنے والی نسلوں کی تعلیم اور تربیت کا انتظام کریں۔ اور ہمیں امید ہے اس معاملہ میں آپ ہماری پوری طرح امداد کرینگی۔ ہم اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ ہمارا کام ایسا مشکل ہے۔ جیسا ایک کمزور اور ناتوان کے لئے پہاڑ پر چڑھنا۔ اور ہماری مشکلات بظاہر ناقابل حل ہیں۔ لیکن یہ دقتیں ہمارے حوصلے پست نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اور زیادہ ہمت اور کوشش سے کام کرنے کی ضرورت ظاہر کرتی ہیں۔ ممالک یورپ میں بھی جہاں ہر ایک قسم کے سامان آسائش میسر ہو سکتے ہیں۔ ابتدائی صورت میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ہمیں صاف طور پر اس امر کا ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ شائد ابتدا میں آپ کو بعض تکالیف اور مشکلات پیش آئیں۔ جو سلسلہ کے مخلص کارکنوں کو ابتداءً پیش آتی ہیں۔ اس ملک کی آندھیوں مچھروں اور سخت گرمی کی برداشت کرنیکی آپ عادی نہیں ہیں۔ جن مختصر طریقوں میں یہاں کے لوگ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کو مغربی ممالک کے لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ ایسی مشکلات بعض دفعہ ایک مخلص آدمی کو بھی گھبرا دیتی ہیں۔ اور اس حالت میں ایک ظاہر بین انسان جلدی سے غلط نتائج پیدا کر کے اپنے آپ کو نقصان پہنچا لیتا ہے۔ دانا آدمی کو چاہئے۔ کوئی ایسی رائے قائم نہ کرے جسے عقل اور تجربہ فوراً رد کر دے۔ ہم اس لئے اس امر کا اظہار کرتی ہیں۔ کہ ہمیں معلوم ہے جب کوئی شخص کسی وجہ سے ایک غلط رائے قائم کر لیتا ہے۔ تو وہ رائے اسے ان بہترین موقعوں سے محروم کر دیتی ہے۔ جو انسانی زندگی میں پیش آتے ہیں۔ مگر ہم امید کرتی ہیں۔ آپ جیسی روشن دماغ خاتون جو اتنی دور سے یہاں آئی ہیں۔ اپنی کشتی ان خطرناک چٹانوں سے بچا کر چلائینگی۔ جو مصیبت اور تباہی کا موجب ہوتی ہیں بلکہ ہر ایک موقع سے ایسی صحت اور عمدگی سے استفادہ کرینگی کہ بالآخر آپ کا وجود سلسلہ کی مرکزی مشینری کے واسطے نہائت ضروری عضو بن جائے گا۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ لیکن ہماری پیاری بہن آپ یاد رکھیں اس سے بھی بڑھکر آپکے لئے جزائے خیر خدا کی طرف سے ہوگی۔ بشرطیکہ آپ استقلال سے کام لیں۔

ہم خدائے قادر سے دعا کرتی ہیں کہ وہ ہمیشہ آپ کی امداد کرے۔ درصداقت اور راستی کی راہ پر آپ کو چلائے۔ (ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان)

جواب

میری پیاری دینی بہنو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جن مہربانی کے الفاظ میں آپنے مجھے خطاب کیا ہے۔ ان سے میرے دل پر بہت اثر ہوا ہے۔ اور میں ممبرات لجنہ اماء اللہ کا اس خوش آمدید کے واسطے دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔

میں اللہ تعالیٰ کی شکر گذار ہوں کہ اسنے مجھے قادیان پہنچنے کی توفیق عطا کی وہ قادیان جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے زندگی بسر کی اور دنیا کو خالص صحیح اسلام پہنچایا۔ وہ قادیان جہاں بہت سے مقدس مسلمانوں نے زندگی بسر کی۔ اور اب بھی زندگی بسر کر رہے ہیں اور جہاں کی فضا تقدس اور تقویٰ سے پُر ہے کولمبو سے لیکر قادیان تک سارے راستے میں مجھے جو اصحاب ملے انہوں نے میرے ساتھ مہربانی اور محبت کا سلوک کیا مگر وہ مہربانی قادیان میں ایک اعلیٰ مقام پر پہنچ گئی اور ریلوے سٹیشن پر میرا جو شاندار استقبال کیا گیا وہ مجھے عمر بھر نہ بھولیگا۔ بیگمات کا پلیٹ فارم پر جمع ہونا۔ شرفا کی لمبی قطاریں۔ سکاؤٹس طالب علموں کا اہلاً وسہلاً مرحبا بلند آواز سے کہنا چھوٹے سے لیکر بڑے تک تمام طلباء کا خوشی کا نعرہ لگانا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جنہوں نے میرے دل پر گہرا نقش کیا ہے اور ان کا خیال اب بھی میرے دل میں خاص احساسات پیدا کر دیتا ہے۔ ان تمام باتوں کے واسطے میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی ممنون ہوں اور سب سے اول میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ممنون ہوں جنہوں نے مہربانی کر کے مفتی (محمد صادق) صاحب کو اتنی دور کولمبو بھیجا تاکہ وہ مجھے قادیان لے آئیں۔ اور ساتھ ہی میں مفتی صاحب کی ممنون ہوں کہ انہوں نے میری خاطر اتنا لمبا مشکل سفر اختیار کیا اور اس سارے سفر میں مجھے ہر طرح سے آرام پہنچایا۔

سچ تو یہ ہے میں ان مہربانیوں کی مستحق نہیں ہوں۔ مگر میں خدا سے دعا کرتی ہوں۔ کہ وہ مجھے مستحق بنا دے۔ آپ کو معلوم ہے۔ میرا یہ ارادہ ہے کہ میں سلسلہ کے مرکز قادیان میں رہکر اپنے مذہب کا پورے طور پر مطالعہ کروں اور خدا کی مدد سے ایک سچی مسلمہ کی کامل زندگی پورے طور پر اختیار کر لوں۔

مجھے بڑی خوشی حاصل ہوگی۔ اگر آپ مجھے لجنہ اماء اللہ کی ممبر بننے کی اجازت دینگی اور میں آپکو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میں جہانتک مجھ سے ہو سکیگا۔ ان تمام فرائض کو ادا کرونگی جو میرے سپرد کئے جائینگے۔

جن مشکلات کا آپنے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بعض کا میں تجربہ کر چکی ہوں اور باقیوں کا بھی مجھے تجربہ کرنا ہوگا۔ مگر میں جانتی ہوں اس زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے۔ جہاں کامل خوشی حاصل کی جا سکے مگر مشکلات اور تکالیف پیش نہ آئیں۔ اگلے دن میں احمدیہ بورڈنگ ہاؤس کے اس کمرے کے پاس سے گذر رہی تھی جسمیں سماٹری طالبعلم رہتے ہیں کہ کھڑکی میں سے میری نگاہ ان الفاظ پر پڑی جو ڈچ زبان میں سماٹری طلباء نے دیوار پر بخط جلی لکھ رکھے ہیں۔ ان کا مطلب ہے۔ ہر جا کہ گل است خار است۔ یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ نہائت خوبصورت گلاب جسکی خوشبو ہمیں مسرت پہنچاتی ہے اور جس کا نظارہ آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ بھی کچھ کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ ایسا ہی قادیان کی مبارک زمین جسے میں زمین پر ایک بہشت سمجھتی ہوں۔ مشکلات اور تکالیف سے خالی نہیں ہو سکتی۔ میں خدائے قادر سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے کہ قادیان میں جس قدر نیک باتیں ہیں۔ میں ان سب سے فائدہ حاصل کروں۔ اور صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کروں جو میرے حصہ میں آئیں

اکسیر معدہ

آپ کو کیا فائدہ دیگی؟

یہ امراض معدہ و سینہ کا لاثانی علاج - بکثرت دودھ گھی ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے - تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے - اگر آپ کو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ ہے ... دودھ مرغن - لذیذ اور مقوی غذائیں بھی محض وبال ہیں -

یہ اکسیر معدہ بدہضمی کمی بھوک - درد شکم - اپھارہ - بادگولہ پیٹ کا گڑ گڑانا - کھٹی ڈکاریں ... جی متلانا ہیضہ جگر و تلی کا بڑھ جانا سر چکرانا - آنکھوں ... دماغ کی کمزوری گھی کی شکایت پیاس کا زیادہ لگنا - ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا - کرم شکم - قبض اسہال بواسیر - کھانسی دمہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہے -

دودھ - بالائی - مکھن گھی - گوشت - انڈے - وغیرہ مرغن اور مقوی اشیاء ہضم کرنے کی لاثانی دوا ہے -

ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی - روزانہ ہضم ہو جاتا ہے خون صالح پیدا ہو کر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے دماغ حافظہ - ذہن کو تقویت اور قوت ... مردی کو بدرجہ غائت بڑھاتی ہے - کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے خوراک ۲۰ رتی قیمت فی شیشی جو کہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت

مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں - کچھ دن گزرے میں نے جناب کی اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی - اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی اور میرے تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہو گئی اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی مزید درخواست بھی ہے - کہ براہ کرم اور اکسیر معدہ عطا فرمادیں مشکور ہونگا - اللہ تعالےٰ آپ کے کاموں میں برکت دے - آمین

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر - جلن خارش چشم - پھولا - جالا - پانی بہنا دھند غبار پڑبال - ناخونہ کو انجنی رتوند ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر اعظم ہے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ (علاوہ محصولڈاک) حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں - میرے گھر اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے - مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی - انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی - اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور بعد از آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کیلئے آپ تک پہنچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں - تاکہ دوسرے لوگ اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں - اکسیر معدہ ایک ماہ کی خوراک اور موتی سرمہ ایک تولہ اکٹھا منگوانے والے کو محصولڈاک معاف رہیگا :

ملنے کا پتہ - مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

رفیق خانہ داری

میں انگریزی و دیسی کھانے پکانے اچار چٹنی مربے حلوے بسکٹ کیک وغیرہ طیار کرنیکے طریقے - بیماروں کی خبرگیری بچوں کی پرورش گھر کے دولہا بننے کے سلیقے بتائے گئے ہیں مصنفہ مسز ڈاہل گجرات پنجاب سے ایک روپیہ میں منگوائیں -

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس پاس کی جو کہ ٹیلیگراف و سگنلنگ کا کام سیکھ کر گورنمنٹ ریلوے و محکمہ نہر میں ملازمت کرنا پسند کریں مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

پتہ - امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

ایک اور بات کی میں آپ سے خواستگار ہوں - اور وہ یہ ہے کہ میں یہاں اجنبی ہوں میری تعلیم و تربیت ایک ایسے ملک میں ہوئی ہے جہاں کے حالات اور فضا یہاں سے بالکل مختلف ہے اس ملک کے رسم و رسوم سے بھی بالکل ناواقف ہوں اور ممکن ہے - ان چند ایام میں بھی مجھ سے ایسے افعال سرزد ہوئے ہوں - جو آپ کے رسم و رواج کے خلاف ہوں - اور کسی کی دل آزاری کا باعث ہوئے ہوں - میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ میرے ساتھ عفو اور نرمی کا برتاؤ کیا جائے - اور یہ یقین رکھیں - کہ مجھ سے اگر کوئی غلطی ہوئی تو اس وجہ سے نہ ہوگی - کہ میں آپ کو ناراض کرنا چاہتی ہوں - بلکہ اس وجہ سے ہوگی - کہ میں آپ لوگوں کے رسم و رواج سے ناواقف ہوں یا ان کو پورا کرنے کے ناقابل ہوں -

یہ جواب ختم کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ میں اپنی پیاری بہنوں کا اس تحفہ کے لئے بھی شکریہ ادا کروں جو انہوں نے چند سال ہوئے مجھے ہالینڈ بھیجا تھا - یعنی برقعہ - یہ تحفہ اب میرے پاس قادیان میں موجود ہے - لیکن ایسی گرمی میں جو آجکل ہے مجھے اس کے پہننے سے گھبراہٹ ہوتی ہے - کیونکہ میں ایک سخت سرد ملک سے آرہی ہوں - جب یہ گرمی ختم ہوگی اور ٹھنڈک پڑے گی تو میں اس برقعہ کو استعمال کر سکونگی - تاہم سردست میں اپنی ٹوپی کے اوپر سے نقاب پہنتی ہوں - جس سے برقعہ کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے -

مجھے یہاں آئے ابھی چند روز ہوئے ہیں لیکن ان دنوں میں یہاں کی آب و ہوا اور حالات کو جو کچھ میں نے دیکھا ہے - اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے - کہ میں قادیان میں خوشی سے زندگی بسر کر سکونگی - اخیر میں میں پھر آپ کی دعاؤں اور محبانہ الفاظ کا شکریہ ادا کرتی ہوں ؛

آپ کی اسلامی بہن - ہدائت

اخبار الفضل کے وی پی

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ ر مئی سے ۱۵ ر جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے - ان کے نام ۱۰ ر جون کا الفضل وی پی ہوگا - امید ہے - کہ یہ وی پی وصول کر لئے جائینگے - اور ہمارے احباب الفضل کی خریداری جاری رکھیں گے - جن کی طرف سے وی پی واپس آئے - ان کے نام کا پرچہ تا وصولی قیمت بند رہے گا - (مینیجر الفضل)

سن رائز کے وی پی

سن رائز انگریزی اخبار کی جلد سوم دسمبر ۱۹۲۸ء سے شروع ہے اور کئی ایسے خریدار ہیں جن کی طرف سے چندہ سال حال وصول نہیں ہوا ان کے نام ... جون کا پرچہ وی پی ہوگا - مہربانی فرما کر یہ وی پی وصول کر لئے جائیں - سن رائز کیا بلحاظ ٹائپ کیا بلحاظ کاغذ و مضامین بہت اعلیٰ ہے

انبالہ شہر میں عظیم الشّان جلسہ

زیر صدارت شیخ محمد ظہیر الدین صاحب بی اے ایڈووکیٹ

ہندو مسلم معززین کی تقریریں

(بذریعہ خط)

الحمد تعالےٰ کا شکر ہے کہ یہاں ۲ جون سنہ ۲۹ء کا جلسہ زیر صدارت شیخ محمد ظہیر الدین صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ میونسپل کمشنر و سکرٹری انجمن اسلامیہ انبالہ شہر نہایت ہی خیر و خوبی سے منعقد ہوا۔

جلسہ کی کارروائی حاجی میراں بخش صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ قریشی عبد الغنی صاحب اور منشی علی حسین صاحب نے نظمیں پڑھیں۔

صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کے اغراض ومقاصد بیان فرماتے ہوئے اس اعتراض کی کہ ان جلسوں میں احمدیوں کی خاص اغراض ذاتی مضمر ہیں تردید کی۔ اور فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ سیرت نبی کریم صلعم کا بیان کرنا ہر ایک مسلمان کے ایمان کا مرکز ہے۔ اور ایسے جلسوں میں شمولیت کا شرف حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ان جلسوں کا مقصد محض سیرت نبی کریم صلعم کی نسبت صحیح واقفیت لوگوں کو بہم پہنچانا ہے۔ اس صورت میں اگر مجھ پر کوئی الزام بھی لگایا جائے۔ تو میں اس کو خوشی سے برداشت کرونگا۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد خاکسار نے توحید باری تعالےٰ کے متعلق آنحضرت صلعم کی تعلیم اور اس پر زور کے مضمون پر تقریر کی۔ اور سید محمد حنیف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ میونسپل کمشنر منیجر مسلم ہائی سکول و قائم مقام معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام اور لالہ دنی چند صاحب بی اے ایل ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ مشہور کانگریسی لیڈر نے غیر مذاہب کے ساتھ آنحضرت صلعم کا سلوک بذریعہ تعلیم و تعامل پر نہایت دلآویز اور دلکش تقریریں فرمائیں۔ آخر میں جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان نے سیرت نبی اکرم صلعم پر ایک برجستہ تقریر کی اور جلسہ خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ الحمد للہ

میں یہ بیان کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس جلسہ کی مخالفت کی جا رہی تھی۔ ایک دیوبندی مولوی صاحب نے اپنے وعظوں میں لوگوں کو آنے سے روکا۔ مخالفت میں ایک قلمی اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ معزز اور تعلیم یافتہ لوگ خصوصاً وکلا اور سرکاری عہدہ دار بکثرت صاحبان خاص طور پر شریک جلسہ ہوئے۔

میں جناب شیخ محمد ظہیر الدین صاحب۔ سید محمد حنیف صاحب اور لالہ دنی چند صاحبان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان مخالف حالات میں نہ صرف جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ بلکہ خود بھی اس میں تقریریں فرمائیں۔ اسی طرح میں تمام اصحاب جماعت کا عموماً اور بابو عبد المجید صاحب و بابو عبد الحلیم صاحب کا خاص طور پر ممنون ہوں۔ جنہوں نے انتظام جلسہ نہایت تن دہی اور جانفشانی سے کیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ فقط

خاکسار عبد الغنی احمدی سکرٹری تبلیغ۔ انبالہ شہر

سیرت رسول پاک ملتان میں عظیم الشّان جلسہ

زیر صدارت خان بہادر سید حسن بخش صاحب

(بذریعہ خط)

بفضل تعالےٰ ۳ جون کو ایک عظیم الشّان جلسہ زیر صدارت خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی رئیس اعظم ملتان باغ لانگے خان میں ۷ بجے شام منعقد ہوا۔ بابو ست دیو سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ملتان نے بہت عمدہ لیکچر دیا۔ اور اپنا قلمبند کیا ہوا مضمون عطا کیا۔ ان کے بعد مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل قادیان نے نہایت فاضلانہ لیکچر دیا۔ پھر سید عباس حسن صاحب گردیزی (شیعہ) نے نہایت عمدہ مضمون سنایا۔ ان کے بعد لالہ جگن ناتھ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل کبیر والا نے لیکچر دیا۔ ان کے بعد ماسٹر محمد بخش صاحب "مسلم" لاہور سے تشریف لائے تھے۔ اسی روز ماسٹر صاحب مذکور نے خانیوال و کبیر والا میں بھی نہایت دلکش لیکچر دیا۔ باوجود وقت جلسہ ختم ہو جانیکے بعد نماز شام پبلک کے اصرار پر جلسہ شروع رکھنا پڑا۔ حاضرین بفضل خدا بہت زیادہ تھے۔ ہندو معززین امید سے بڑھ کر تشریف لائے جلسہ گاہ عمدہ شان سے بنائی گئی تھی۔ ہندو مسلمانوں کے لئے ٹھنڈا پانی موجود تھا۔ اختتام جلسہ پر غیر مسلم حضرات میں کثرت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جو کہ انھوں نے شوق سے قبول فرمائے۔

سکرٹری ترقی اسلام ملتان (چھاؤنی)

سری گوبند پور میں جلسہ

۲ جون کا مبارک جلسہ زیر صدارت جناب سردار کھڑک سنگھ صاحب سب انسپکٹر پنشنر منعقد ہوا۔ تلاوت و نعت کے بعد ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب احمدی نے توحید پر اور خاکسار نے غیر مذاہب کے ساتھ آنحضرت صلعم کے سلوک پر لیکچر دیئے۔ بعد ازاں مولوی عبد الحق صاحب غیر احمدی امام مسجد نے آنحضرت کی سیرت پر لیکچر دیا۔ اور ماسٹر عبد العزیز صاحب نے توحید پر کچھ بیان فرمایا۔ تلاوت و نعت کا حق عبد الرحمن صاحب نے ادا کیا۔ ہندو۔ سکھ اور ہر فرقہ کے مسلمان حتیٰ کہ مستورات بھی حاضر جلسہ ہوئیں معزز ہندو مسلمانوں کی رائے ہے کہ اس قسم کا شاندار جلسہ جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل ہوئے ہوں۔ آج تک کبھی یہاں نہیں ہوا۔ جلسہ کا انتظام ایک مخلص احمدی بھائی شمس الدین صاحب کی سرگرم کوشش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے یہاں کے معززین کو آمادہ کیا۔ اور جلسہ کا کام خود کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ہم تمام حضرات کا جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خاص کر شاہ محمد صاحب سب انسپکٹر۔ صوبیدار عبد العزیز صاحب۔ مولوی عبد الحق صاحب ماسٹر عبد العزیز صاحب سردار کھڑک سنگھ صاحب لالہ دیا رام صاحب کا

خاکسار عبد الواحد

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں جلسہ

(تار بنام الفضل)

۲ جون۔ ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔ نے ایک بہت بڑے مجمع میں کامیاب لیکچر دیا۔ (منظور احمد)

جلپاگوری میں جلسے

ہندو مسلم معززین کی تقریریں

(بذریعہ تار)

حسب الارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ جلپاگوری ڈسٹرکٹ میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ۲ جون کو ۳ جلسے منعقد ہوئے یعنی جلپاگوری۔ بیلو کوبا۔ اور بنگہ بندھا میں جلپاگوری کے ممتاز لیڈروں نے جلسوں کو کامیاب بنانے میں احمدیوں سے اشتراک عمل کیا۔ جلپاگوری کے جلسہ کے صدر بابو ناگن گھوش ایم۔ اے۔ بی۔ ایل تھے ہندو اور مسلمان لیکچراروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور تعلیم پر تقریریں کیں۔ احمدی مبلغ نے معارف قرآن بیان کئے۔ جو بہت پسند کئے گئے۔ صدر محترم نے صداقت اسلام پر ایک فصیح تقریر کی۔ (مولوی محمد نور حسین)

برہمن بڑیہ میں جلسہ

بے نظیر کامیابی

(بذریعہ تار)

ایک عظیم الشان جلسہ ۲ جون کو منعقد ہوا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ بابو انبا پرشاد نیوگی منصف صدر تھے۔ قاضی عبد الودود صاحب ایم اے آف ڈھاکہ نے عالمانہ تقریر کی جس میں آنحضرت صلعم کی خدمات انسانی اور وحدانیت پر زور دے کر پہلو بیان کئے۔ ان کے علاوہ متعدد ہندو مسلمانوں نے

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)